هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر:- میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی

سرپرستان - معاونین - عام چندہ - ششماہی - بیرون ہندو برما ۸ شلنگ

قیمت فی پرچہ ۱ر

مینیجر:- رشید احمد خاں احمدی

تاریخہائے اشاعت:- ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

۵۵ پیر صلاح الدین صاحب
بی اے ایل ایل بی وکیل - فیروزپور
Ferozepore city

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۸ ماہ صلح ۱۳۲۰ہش مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۴۱ء | نمبر ۴

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۲۶ صلح ۱۳۲۰ ہش سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی میں کمی ہے - لیکن آج دن بھر طبیعت متلی کی وجہ سے ناساز رہی - احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کو نزلہ کے علاوہ چکر آنے کی شکایت ہے - نیز حرم اول حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی یہی تکلیف ہے - اور درد شکم اور بخار کی بھی شکایت ہے - صحت کیلئے دعا کی جائے۔

درخواست دعا:- مکرمی مولوی نصر اللہ خانصاحب مدرس بہروکی ورکاں سے لکھتے ہیں کہ ان کی خورد سال لڑکی حفیظہ بیگم بعارضہ خسرہ نو دن یوم مبتلا رہ کر فوت ہوگئی ہے - اور نیز ان کا لڑکا حمید اللہ بھی اسی بیماری میں مبتلا ہے - اور ان کے والد صاحب بھی بیمار ہیں - مرحومہ کی مغفرت اور مریضوں کی صحت و درازی عمر کے لئے دعا فرماویں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد

مبارک ہو مبارک مہدئ آخر زماں آیا
قدم لینے کو دوڑے حور و غلماں باغ جنت سے
مہ و انجم بھی دیتے ہیں نوید آمد مہدی
خوش الحاں طائروں نے یہ چمن میں نغمہ خوانی کی
جو تھے مشتاق دیدار رخ زیبا پکار اٹھے
گلستان محمدؐ پر مسلط تھی خزاں لیکن
یکایک نخل ایماں میں ہوئے برگ ثمر پیدا
مکاں سے لامکاں تک جلوہ افشانی کا چرچا تھا
مٹایا ظلمتوں کو جس نے وہ ماہ مبیں چمکا
بڑھائے مرتبے دنیا میں جس نے حق پرستوں کے
نہ آئے گا نظر کوئی بھی اب گم کردہ منزل
کہاں ہیں گوہر ایماں کے متلاشی انہیں کہدو

خدائے پاک کی رحمت کا وہ لیکر نشاں آیا
کچھ اس انداز سے فخر حسیناں جہاں آیا
شہادت بارہا دینے کو اسکی آسماں آیا
"مسرت کا سماں آیا مسرت کا سماں آیا"
خوشا راحت رساں بنکر مسیح قادیاں آیا
وہ آیا اور لیکر اک بہار جاوداں آیا
کہ جب وہ گلشن احمدؐ کا بن کر باغباں آیا
چراغ طور کی صورت وہ جب سحر البیاں آیا
بہایا بدعتوں کو جس نے وہ سیل رواں آیا
کرم فرمائیاں کرتا ہوا وہ مہرباں آیا
منازل کا پتہ دیتا امیر کارواں آیا
ادھر آئیں ادھر دیکھیں کہ کوئی درفشاں آیا

اٹھو اے محمود ناچاروں کو پیغام مسرت دے
غریبوں کا نگہباں عاجزوں کا پاسباں آیا

(خاکسار محمود امین آبادی متعلم اسلامیہ کالج لاہور)

جنت کا وارث وہی ہوگا جو راہ خدا میں قربانی کریگا

ایک دوست جن کی ماہوار آمد آٹھ روپے اور روٹی ہے - جو باورچی کا کام کرتے ہیں - بفضل خدا پانچ بچے اور بیوی سات کس کا بوجھ ہے - وہ بوجہ غربت تحریک جدید میں شامل نہیں ہو سکے حضرت کے حضور لکھتے ہیں:- جب سے حضور نے تحریک جدید کی قربانیوں کے مطالبات فرمائے ہیں۔ میں شامل نہیں ہو سکا - ہر سال حضور کے خطبات تحریک جدید کے پڑھ کر دل میں جوش اٹھتا رہا۔ کہ ایسی اہم تحریک میں شامل ہونا ہے - مگر آمد کی کمی اور اخراجات کی زیادتی روک رہی - پہلے سال خیال کیا - کہ دوسرے سال شامل ہوں گا - دوسرا سال تیسرے سال پر ڈالا - حتیٰ کہ چھٹا سال بھی گزر گیا - اب جبکہ دور ثانی قریب ختم کے ہے - میں وہیں ہوں جہاں تھا - ساتھی دور نکل گئے - اور میں اکیلا پڑا رو رہا ہوں - اس حال میں کہ سوائے خدا پاک کے کوئی وسیلہ میرا نہیں - اسی کے فضل اور رحم پر بھروسہ کر کے سال اول سے سال دہم تک کا وعدہ -/۱۳/ ۵۲ روپے کا حضور کے پیش کرتا ہوں - حضور از راہ کرم اسکی منظوری سے مطلع فرماویں - اور دعا فرمائیں - کہ اللہ تعالیٰ میرا انجام بخیر فرمائے - اور میری اولاد کو نیک اور خادم دین بنا دے - آمین - میں یہ رقم قسط وار ۵۲ ادا کروں گا - اگر بفرض محال دسویں سال تک ادا نہ کر سکا - تو اس رقم میں اپنی کوئی جائیداد دیدونگا۔ میری چار گھماؤں زمین ہے"۔ وہ احباب جن کی آمدنی اس سے زیادہ ہے - اور ان کا خرچ اس سے کم یا برابر یا کچھ زیادہ ہے - غور کریں - یاد رہے - کہ دنیاوی تکلیفیں تو بہر حال گذر ہی جاویں گی - آج قربانیوں کا میدان کھلا ہے مگر بھول نہ جائیں - کہ تحریک جدید کی قربانیاں جو آخری ۷ منزلیں طے کر رہی ہیں - اسمیں ساتویں منزل میں شامل ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۴۱ء ہے - پس جو بھی شامل ہونا چاہتا ہے - وہ اس تاریخ تک اپنا وعدہ بھیج دے - والسلام (خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے متعلق ایک نہایت ضروری سوال کا جواب

تحریک جدید کے ایک سیکرٹری مال لکھتے ہیں بعض دوست جو اس سال برسرِ روزگار ہوئے ہیں۔ انہیں خیال ہے۔ کہ جو رقم بھی وہ چاہیں۔ اگرچہ وہ پانچروپے سے بھی کم ہو۔ دے سکتے ہیں۔ اور جس سال سے چاہیں شروع کر دیں۔ اس کے جواب میں واضح ہو۔ کہ تحریک جدید میں پانچروپے سے کم نہیں لئے جاتے۔ جیسا کہ فرمایا "اس تحریک میں غرباء کو حصہ دلانے کے لئے میں اجازت دیتا ہوں۔ کہ پانچ پانچ روپے اس مد میں دے سکیں۔ وہ بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ ہاں جو لوگ اس سے کم حیثیت رکھتے ہیں۔ یعنی (پانچ روپے بھی نہیں دے سکتے) وہ نہ میرے مخاطب ہیں۔ اور نہ ان کے ثواب میں کمی آتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے"! پھر چھٹے سال میں بھی حضور نے فرمایا تھا۔ کہ کم از کم پانچ روپے دئے جائیں۔ وہ جو پانچ نہیں دے سکتا۔ وہ کچھ بھی نہ دے۔ کیونکہ "پانچ سے کم کوئی رقم اس تحریک میں نہیں لی جاتی ہے۔" پس یہ وضاحت تو حضور کے الفاظ مبارک میں ہی ہو چکی ہے۔ کہ تحریک جدید میں کم سے کم ایک سال کے لئے پانچروپے لئے جا سکتے ہیں۔ اس سے کم نہیں لئے جا سکتے۔ ہاں جو شخص باوجود پانچ سے زیادہ دینے کی طاقت اور توفیق کے پانچروپے ہی دیتا ہے اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ بے شک وہ تحریک جدید میں شامل ہے۔ مگر وہ اپنے ثواب میں کمی کر رہا ہے۔ اور مومن زیادہ ثواب لینے میں بہت حریص ہوتا ہے۔ اسلئے پانچروپے سے زیادہ دے سکنے والوں کو اپنی توفیق کے مطابق قربانی کر کے ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔

رہی یہ بات۔ کہ جس سال سے چاہیں شروع کریں۔ بے شک وہ جس سال سے چاہیں دیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص سال ہفتم سے شروع کرتا ہے۔ مگر گذشتہ سالوں کے بارے میں کہتا ہے۔ کہ میں دینا نہیں چاہتا۔ یا یہ کہ اب میرے میں دینے کی طاقت نہیں۔ آئندہ سالوں میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ادا کروں گا۔ تو ایسا شخص ساتویں سال سے دے سکتا ہے۔ کیا عجب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ نیکی قبول فرما کر گذشتہ سالوں کی ادائیگی کی بھی توفیق دے۔ کیونکہ جس قدر کوئی اللہ تعالیٰ کے راہ میں قربانی کرتا ہے۔ اسی قدر اس کا اخلاص بھی ترقی کرتا ہے۔ اسکی اتنی اور وضاحت کر دینا مناسب ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ساتویں سال شروع کرے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ گذشتہ سالوں کا بھی دے۔ تا اس کا نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچہزار سپاہیوں والی فوج کے رجسٹر میں لکھا جائے۔ کیونکہ اس فوج میں شامل ہونے والے حقیقی سپاہی وہی ہوں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے متواتر دس سال اللہ کی راہ میں قربانی کرتے رہے ہونگے۔ ان ہی کے متعلق یہ فیصلہ ہے۔ کہ دس سال کے بعد ان کے نام ایک کتاب میں شائع کر دیئے جاویں گے۔ اور ان کے نام مرکزی لائبریری کے ہال پر بھی کندہ کر دیئے جاویں گے۔ تا آنے والی نسلوں کے لئے یادگار قائم رہے۔ اور وہ ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں۔ پس ضروری تو یہی ہے۔ کہ صرف ساتویں سال سے شروع نہ ہو۔ بلکہ گذشتہ سالوں کا بھی دیا جائے۔ ہاں یہ ضروری نہیں۔ کہ گذشتہ سالوں کا چندہ ساتویں سال کے ساتھ ہی ادا کیا جاوے۔ بلکہ گذشتہ سالوں کے چندے ادا کرنے کے لئے ہر قسم کی سہولت دفتر سے لی جا سکتی ہے۔ بلکہ مثلاً اگر پانچ پانچ روپیہ فی سال کا وعدہ ہو۔ اور ایک آنہ فی سال اضافہ کیا جائے۔ تو دس سال میں ۵۲/۱۳/- ہوتے ہیں۔ ایک روپیہ ماہوار قسط سے ادائیگی شروع کرنے پر دس سال کی میعاد ختم ہونے پر پورے ہو سکتے ہیں۔ پس تحریک جدید یہ تحریک ہر احمدی کو کرے گی۔ کہ ہر احمدی شامل ہو۔ اور گذشتہ سالوں کا بھی چندہ دے کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج کا حقیقی سپاہی ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار برکت علی خاں فائنشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

یاد دہانی

جلسہ سالانہ پر "فاروق" کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی تحریک

۲۷ دسمبر ۴۰ء کو جبکہ جلسگاہ قریباً تیس ہزار خدام سے پُر تھا حضور نے احباب کو "فاروق" کے متعلق حسب ذیل ارشاد فرمایا۔

"فاروق کے متعلق میں نے گذشتہ سال توجہ دلائی تھی۔ وہ اپنا کام بہت اچھا کر رہا ہے۔ کاغذ اور دیگر چیزوں کی ایسی گرانی کے زمانہ میں اسکی قیمت معمولی اور ساتھ ہی اس کا کام بہت قابل قدر ہے۔ میں نے کہا تھا۔ کہ دوستوں کو اسکی اشاعت کم سے کم ڈھائی ہزار تک پہنچا دینی چاہیئے مگر وہ بارہ سو (۱۲۰۰) پر رکی ہوئی ہے۔ اسکی قیمت صرف ڈھائی روپیہ ہے جو بہت معمولی ہے۔ گذشتہ سال اس میں پیغامیوں کے متعلق بھی بعض تحقیقاتی مضامین لکھے گئے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اگر دوست اسکی خریداری کی طرف توجہ کریں۔ تو وہ اور بھی ترقی کر سکتا ہے۔"

(تحریک خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

تفسیر کبیر کے خریداروں سے

جن دوستوں نے تفسیر کبیر کی خریداری کے لئے اپنے آرڈر بک کرائے تھے۔ اور جلسہ سالانہ پر بوجہ کتاب کے مجلد صورت میں تیار نہ ہونے کے وہ اسے حاصل نہ کر سکے۔ ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ کہ اب خدا کے فضل سے تفسیر کبیر مجلد صورت میں اتنی تعداد میں مل گئی ہے۔ کہ ان کے آرڈر کی تعمیل ہو سکے۔ لہٰذا اب وہ مہربانی فرما کر دفتر تحریک جدید کو مطلع فرمادیں۔ کہ ان کی تفسیر کس ذریعہ سے روانہ کی جاوے۔

احباب کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ چونکہ کتاب کا وزن دو سیر ہے۔ اسلئے دو نسخوں تک اکٹھے منگانے والوں کو ۸۸۵ میل تک بذریعہ ریل گاڑی ایک روپیہ خرچ برداشت کرنا پڑے گا۔ لیکن اس سے زیادہ فاصلہ پر ایک نسخہ منگانے کے لئے بذریعہ ڈاک ہی فائدہ رہے گا۔

جن دوستوں نے تا حال تفسیر کبیر کی رقم ارسال نہیں فرمائی۔ وہ بھی بہت جلد قیمت ارسال فرمادیں۔ تفسیر پیشگی قیمت موصول ہونے پر ہی ارسال کی جا سکے گی۔ وی۔ پی کے ذریعہ ارسال کرنے کی صورت بھی نہیں رکھی گئی۔ کیونکہ اگر کسی وجہ سے کتاب واپس آجائے۔ تو مفت میں وہ خرچ ضائع ہو کر دفتر پر پڑے گا۔ لہٰذا احباب بذریعہ وی۔ پی ارسال کرنے کے لئے بھی تحریر نہ فرمائیں۔

جماعتوں میں درس قرآن کریم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعتوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی تھی۔ کہ اب جبکہ تفسیر کا ایک حصہ شائع ہو گیا ہے۔ اب ان کو اپنی جماعتوں میں تفسیر کبیر کا درس جاری کر دینا چاہیئے۔ اور اب وہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ کون شخص درس دے۔ بلکہ اس تفسیر کبیر میں سے روزانہ کچھ پڑھنے کا کام ہر اردو خواں کر سکتا ہے۔ لہٰذا احباب اب جلد سے جلد اس تفسیر کو خرید کر اپنی جماعتوں میں درس جاری کر دیں۔

(انچارج تحریک جدید)

درخواستہائے دعا:۔ (۱) مکرمی مولوی سید احمد صاحب وکیل ریاست رامپور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کی بہو کی پہلی اولاد ہو کر مر چکی ہے۔ اب خدا کے فضل سے امید واری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرماویں۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے زندہ رہنے والی اولاد عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) مکرمی مولوی محمد بخش خانصاحب مدرس شہر ملتان کی عزیز میعادی تپ سے علیل ہے اس کی صحت و درازیٔ عمر کے واسطے دعا کر کے مشکور یہ کا موقعہ بخشیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کے متضاد عقائد پر مخالفین احمدیت کی شہادات

غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ صحیح عقائد سے جس رنگ میں مخالفت شروع کر رکھی ہے۔ وہ دن بدن ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دور سے دور تر لئے جا رہی ہے۔ درآنحالیکہ وہ آپ کی اتباعِ کامل کا بھی دعویٰ کرتے ہیں۔ گو اگر یہ طرزِ عمل ایک دشمنِ احمدیت کا ہو۔ تو اتنا موجبِ حیرت نہیں۔ مگر یہ لوگ حضور کی غلامی کا دم بھرتے ہوئے پھر آپ سے عقائد میں اختلاف بھی رکھتے ہیں۔ اور جب کہا جائے۔ کہ آپ لوگ۔ تو حضور کے حکم و عدل ہونے سے عملی رنگ میں صریح انکار کر رہے ہیں۔ تو وہ نہایت سادگی اور بڑے ناز و ادا کے ساتھ کہہ دیتے ہیں:۔

"حکم عدل کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہر بات اور ہر ایک اسلامی مسئلہ میں آپ حکم عدل ہیں۔ اگر ایسا مانا جائے۔ تو پھر تو امن ہی اٹھ جاتا ہے۔"

(پیغام صلح ۱۲/۱۵ مئی ۱۹۱۸ء صفحہ ۳)

اس عبارت کے صاف یہ معنی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بے شک حکم و عدل ہیں۔ مگر آپ کے اوپر ایک اور حکم و عدل ہے۔ اور وہ غیر مبایعین کے "حضرت امیر" جناب مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ کہ جن جن باتوں میں وہ اعلیٰ حکم و عدل یہ فیصلہ دیدیں۔ کہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کا فیصلہ درست ہے۔ ان میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ درست تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن جن باتوں میں غیر مبایعین کے امیر مولوی محمد علی صاحب جو مسیح موعود پر بھی (معاذ اللہ) حکم و عدل ہیں۔ فیصلہ دیں۔ کہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ درست نہیں۔ یا اس معاملہ میں آپ کو حکم عدل نہ مانا جائے۔ تو ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کو رد کرتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب کے فیصلہ پر عملدرآمد کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ جب بھی کسی معاملہ میں صحیح اسلامی مسلک معلوم کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ تو جماعت غیر مبایعین کو فوراً جناب مولوی محمد علی صاحب کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "ہر بات اور ہر ایک اسلامی مسئلہ میں" حکم عدل مانا۔ "تو پھر تو امن ہی اٹھ جاتا ہے"۔ اسلئے فلاں معاملہ میں آپ فیصلہ فرماویں۔ تاکہ ہم اس پر عمل کریں۔

میں غیر مبایعین کے ان ممبران سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ محبت رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا یہ راہ وہی ہے۔ جس کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ مسیح موعود امام حکم ہوگا۔ یا کہ آپ کے ارشاد کے صریح مخالف و متضاد؟ کیا اس اعتقاد سے یہ واضح نہیں ہوتا۔ کہ غیر مبایعین نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے الگ ہو چکے ہیں۔ بلکہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکام کی بھی پروا نہیں کرتے؟ سو

ہے یہ محمودؔ کی دشمنی کا وبال

بالیقیں رائے یہ ہماری ہے

ذیل میں اسکی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ جس میں مولوی محمد علی صاحب کی حکم عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد سے صریح مخالفت پائی جاتی ہے۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارہ میں اپنے الہامات کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے۔ کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے۔ اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں۔ کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکھو۔ کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفّر اور مکذّب یا متردّد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ تمہارا وہی امام ہو۔ جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے۔ کہ امامکم منکم۔ یعنی جب مسیح نازل ہوگا۔ تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں۔ بکلی ترک کرنا پڑیگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو۔ اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں۔ اور تمہیں خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو۔ کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اسلئے آسمان پر اسکی عزت نہیں۔" (حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۶-۲۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم و عدل کے بارہ میں مندرجہ بالا ارشاد ایک طرف اور غیر مبایعین کا مذکورہ بالا "پیغام صلح" ۱۲/۲۵ مئی ۱۹۱۸ء میں شائع شدہ اعتقاد دوسری طرف رکھا جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ غیر مبایعین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کس درجہ کا تعلق ہے۔ اور پھر اسکے ساتھ جب اس خاص امر کی طرف نظر کی جائے۔ جس کے ذکر میں حضور نے حکم و عدل کی تشریح فرمائی۔ تو یہ یقین کامل ہو جاتا ہے۔ کہ وہ مجھ (مسیح موعود) میں سے نہیں۔" اسلئے آسمان پر بھی ان کی عزت نہیں ہے۔

یعنی مندرجہ بالا حوالہ میں بحیثیت حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرما کر کہ "تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑیگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا"۔ تمام غیر از جماعت احمدیہ مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قرار دیا ہے۔ مگر مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

(۱) "آخری سوال اس عملی سلوک میں امامت نماز کا پیدا ہوتا ہے۔ اس بارہ میں کئی امور قابل غور ہیں۔ اول یہ کہ اس مسئلہ کو آپ کے دعویٰ سے کوئی تعلق نہیں" (ردّ تکفیر اہل قبلہ مطبوعہ ۱۹۲۲ء صفحہ ۲۹)

(۲) "نماز کی علیحدگی کا فتویٰ درحقیقت صرف مکفّرین و مکذّبین کے لئے ہے"۔ (رسالہ مذکور صفحہ ۳۱)

حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت میں مکفّر اور مکذّب کے علاوہ "متردّد" کا بھی صاف لفظ موجود ہے۔

الغرض غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ کر مولوی محمد علی صاحب کو عملاً حکم عدل مانا اور قولاً اسکی تائید بھی کی۔ جیسا کہ ان کے مسلمہ آرگن میں لکھا ہے کہ:۔

"ہمیں شریعت اسلامیہ کی روشنی میں اور اس کے قوانین کے مطابق انجمن اور حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرنا چاہیئے۔ ...... اطاعت اور فرمانبرداری بہت بڑے اخلاق ہیں۔ اور انہی اخلاق سے ہماری آئندہ تنظیم وابستہ ہے"۔ (پیغام صلح ۱۲ دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۱۷)

مگر باوجود ان سب باتوں کے جن سے اصل مقصد عام مسلمانوں میں ہر دلعزیزی حاصل کرنا اور ان کو جماعت مبایعین سے ورغلا کر ان کے خلاف اکسانا اور مولوی محمد علی صاحب کو "واجب الاطاعت" اور حکم عدل بنانا ہے۔ پھر بھی غیر مبایعین اگر ایک طرف مولوی محمد علی صاحب پر نکتہ چینیاں کرتے رہتے ہیں۔ تو دوسری طرف نہ صرف ان کی کامل اطاعت نہیں کرتے۔ بلکہ ان کی تحریرات کی صریح مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ غیر مبایعین کے ۱۹۱۵ء میں جاری ہونے والے ایک رسالہ "المہدی" میں صاف لکھا ہے:۔

"ہم جہاں جہاں حضرت اقدس مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ ہے۔ یعنی جن جن ملکوں کے مفتیوں یا علماء نے حضرت اقدس پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ ان ملکوں میں کسی غیر احمدی کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز نہیں پڑھیں گے۔ ہم تو اگلے خلفاء ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے منکروں یعنی شیعوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھتے۔ تو حضرت مرزا صاحب کو خلیفہ رسول اللہ صلعم جان کر آپ کے نہ ماننے والوں اور کافر کہنے والوں کے پیچھے نماز کیونکر پڑھ سکتے ہیں"۔ (رسالہ المہدی بابت ماہ جنوری و فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۶۹)

نہ معلوم مولوی محمد علی صاحب بھی اندرونی طور پر یہی خیال رکھتے ہیں یا کہ نہیں؟ اور اگر نہیں۔ تو ان غیر مبایعین کے حق میں محمد علی صاحب کا کیا فتویٰ ہے؟

خلاصہ یہ کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی مخالفت کرتے ہوئے غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم عدل ہونے سے انکار کر کے مولوی محمد علی صاحب کو حکم و عدل اور لائق "کامل اطاعت" بنانا چاہا۔ مگر وہ ہر طرف سے ھموا بما لم ینالوا (القرآن) کے مصداق ثابت ہوئے۔ اور اس طریق سے جو ان کا اصل مدعا یہ تھا۔ کہ وہ عام مسلمانوں میں ہر دلعزیزی حاصل کر لیں گے۔ اس میں بھی ناکام رہے۔ کیونکہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارہ میں ان کی تحریرات میں صریح تضاد ہے۔ یعنی کہیں تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ "نماز کی علیحدگی کا فتویٰ درحقیقت صرف مکفّرین و مکذّبین کے لئے ہے۔" اور کہیں یہ کہا جاتا ہے۔

"جن ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فتویٰ کفر لگایا گیا ہو۔ ہم ان ملکوں میں کسی غیر احمدی کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز نہیں پڑھینگے"۔ اور اس کے ساتھ جب ان کا عملی نمونہ دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ غیر مبایعین کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکابر نے خود کبھی غیر احمدیوں کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ان متضاد امور کی وجہ سے مخالفین احمدیت ان کی نسبت یہ یقین رکھتے ہیں:۔

(۱) "لاہوری احمدیوں کا مسلمانوں کو یہ بتانا کہ وہ انہیں مسلمان سمجھتے ہیں یہ سرتا پا منافقت ہے۔ جس سے کہ مسلمانوں کو آگاہ ہو جانا چاہیئے"۔ (سیاست ۱۹ر فروری ۱۹۳۵ء)

(۲) ایک اور موقعہ پر سید حبیب صاحب لکھتے ہیں:۔

"جہاں تک احمدی جماعت لاہور کا تعلق ہے۔ میں اس کو اسلام یا مسلمانوں کے لیئے خطرناک نہیں سمجھتا۔ ان کے عقائد میں یہ تضاد موجود ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کو نبی مانتے بھی ہیں۔ اور نہیں بھی مانتے۔ لہٰذا جو عام لوگ ان کے ہم خیال ہیں۔ ان کو خود یہ معلوم نہیں۔ کہ ان کے عقائد کیا ہیں"۔ (تحریک قادیان ص۲۱۵)

(۳) اسی طرح آریہ مسافر لاہور کے ایڈیٹر مہاشہ چرنجی لال پریم صاحب۔ "مرزائیوں کے خلاف مولانا ابوالکلام آزاد کا فتوٰی" کے زیر عنوان لکھتے ہیں:۔

"ہم اس سلسلہ میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ انصافاً قادیانی گروہ مرزا غلام احمدؐ کے عقائد اور ان کے مذہب کا بہتر مذہب ہے۔ قادیانی وہی کچھ مانتے ہیں۔ کہ جو مرزا صاحب اپنی امت سے منوانا چاہتے تھے۔ اسلیئے مذہب اسلام کی رو سے چاہے انہوں نے کتنا ہی غلو کیا ہو۔ لیکن وہ مرزا غلام احمدؐ کے قائم کردہ مذہب میں تو پورے طور پر صادق ہیں۔ لاہوری مرزائیوں نے تو محض مسلمانوں میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لیئے احمدیوں کے مسلمہ عقائد میں کتر و بیونت کر لی ہے۔ لیکن بیچاروں کا بنا کچھ بھی نہیں۔ ان پر تو وہی مثل صادق آتی ہے

دبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام"

(آریہ مسافر لاہور ۵ر جولائی ۱۹۳۶ء ص۶)

(۴) اخبار "زمیندار" لاہور "فکاہات" کے نیچے لکھتا ہے۔ کہ:۔

"لاہوری مرزائی مرزا صاحب کو پہلے نبی کہتے تھے۔ لیکن اب مدت سے مصلحتاً انہیں مجدد کہتے ہیں"۔ (زمیندار ۱۰ر اگست ۱۹۳۵ء ص۳)

اے کاش! ہمارے بچھڑے ہوئے غیر مبایع حضرات ان حقائق پر غور کر کے کچھ فائدہ حاصل کریں۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل از قادیان۔

اہل پیغام دشمنوں کی نظر میں

حضرت مسیح موعودؑ کے مسلک پر کون چل رہا ہے؟

(۲)

ناظرین کرام ۱۴ر ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش کے پرچہ فاروق میں پیغامی مشن کے زیر عنوان خاکسار امیر پیغام کے ٹریکٹ "جماعت قادیان کے ایک ایک آدمی کو ثالث بننے کی دعوت" کے متعلق کچھ عرض کر چکا ہے۔ اور بتا چکا ہے۔ کہ آیا غیر مبایعین خلاف مسلک مسیح موعود علیہ السلام چل رہے ہیں یا جماعت احمدیہ قادیان؟

آج بھی اسی سلسلہ میں میں دشمنوں کی شہادتوں سے اس امر کو بپایۂ ثبوت پہنچانا چاہتا ہوں۔ کہ امیر غیر مبایعین نے جماعت احمدیہ قادیان کی نسبت جو یہ لکھا ہے۔ کہ وہ خلاف مسلک مسیح موعود علیہ السلام چل رہی ہے۔ سرتاپا غلط محض ہے۔

جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان من وعن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ عقائد اور تعلیم مقدس پر کما حقہٗ عمل پیرا ہے۔ اور جماعت پیغام صریحاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پاک کو پس پشت پھینک چکی ہے۔ اسی ضمن میں آج بھی میں ایک اور پہلو کو لینا چاہتا ہوں۔ یعنی یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ہر دو جماعتوں کی نسبت دشمن کیا نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ یعنی اس بات کو میں نے ثابت کرنا ہے۔ کہ آیا غیر مبایعین دشمن کی نظر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک پر چل رہے ہیں۔ یا جماعت احمدیہ قادیان؟

امرتسری معاند کی شہادتیں

چنانچہ مولوی ثناء اللہ امرتسری جیسا احمدیت کا سخت معاند لکھتا ہے۔ کہ "ہمارے نزدیک مرزا غلام احمدؐ صاحب کی اصل تعلیم وہی ہے۔ جو قادیان سے آج کل شائع ہو رہی ہے"۔ (اہلحدیث ۱۴ر دسمبر ۱۹۲۶ء ص۵)

پھر لکھتا ہے:۔ "مرزا جی کی تعلیم وہی ہے۔ جو قادیانی پارٹی کہتی ہے۔ ہم نے بارہا کہا۔ کہ اس مسئلہ میں بحث کرنے کو ہم حاضر ہیں۔ ۱۹۱۸ء رمضان کو شملہ پر اس بات میں لاہوری لیڈروں سے بڑی چھیڑ چھاڑ رہی۔ آخر وہ فرار ہو گئے۔ بتائیدہٖ تعالیٰ ہم اب بھی تیار ہیں"۔ (اہلحدیث ۱۶ر جولائی ۱۹۲۰ء)

پھر اہل پیغام کو مخاطب کر کے لکھتا ہے کہ۔ "ہم نے بارہا لکھا۔ کہ بحیثیت تعلیم مرزا قادیانی پارٹی حق پر ہے۔ یہاں تک کہ جب کبھی ان دونوں میں مباحثہ کی گفتگو شروع ہوئی۔ تو ہم نے از خود دخل دیکر کہا۔ کہ نبوت مرزا کا ثبوت ان کی تحریروں سے دکھانے کے لئے ہم تیار ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس پر تفصیل بحث کے لئے ہم اب بھی تیار ہیں"۔ (اہلحدیث ۲۹ر مارچ ۱۹۲۰ء)

ایک اور معاند کی شہادت

اسی طرح احمدیت کا جانی دشمن قاضی فضل احمدؐ لدھیانوی پیغامیوں کی نسبت کہتا ہے۔ کہ "لاہوری پارٹی قادیانی پارٹی سے زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ قادیانی پارٹی تو علی الاعلان مرزا غلام احمدؐ قادیانی کو نبی اور رسول مہدی اور کرشن اوتار بڑے زور سے کہہ رہی ہے۔ جس سے مسلمانوں کو دھوکا نہیں ہو سکتا۔ لیکن لاہوری پارٹی مسلمانوں کو یہ چکمہ دے رہی ہے۔ کہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ حالانکہ مدت تک نبی اور رسول مانتے رہے ہیں۔ (مخزن رحمت ص۱)

ایک اور شہادت

اسی طرح مفتی محبوب سبحانی نے بھی (المائدہ اگست ۱۹۳۵ء ص۳۲) میں امیر غیر مبایعین کی اندرونی تصویر ان الفاظ میں کھینچی ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:۔ "واضح رہے۔ کہ مسٹر موصوف[1] بظاہر اس سے انکار کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ مگر ان کے اندرونی حالات کا اگر مطالعہ کیا جائے۔ اور یہ بغور دیکھا جائے۔ کہ ان کے عقائد کی باطنی کائنات کیسی ہے۔ تو میری طرح بنظر عمیق دیکھنے والا ہر شخص اس امر کے یقین کرنے پر مجبور ہوگا۔ کہ دافعی لاہوری جماعت کے جملہ اکابر اور ان کے امیر صاحب کے اصلی عقائد جن کو وہ جلب زر اور عوام مسلمانوں سے چندے بٹورنے کے لئے چھپائے ہوئے ہیں۔ یہی ہیں۔ کہ مرزا صاحب کو خدا کا نبی اور رسول مانتے اور شیعہ حضرات کی طرح تقیہ بازی سے کام لے رہے ہیں۔ صرف مسلمانوں سے پیسے بٹورنے کی خاطر"۔

[1] مسٹر موصوف سے مراد مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام ہیں۔

غرض اسی قسم کی دشمنوں کی صدہا شہادتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جو امیر پیغام کے اس بے بنیاد اور مکروہ دعویٰ کا بڑے زور سے عملی طور پر دندان شکن ثبوت ہیں۔ جو کہ وہ جماعت احمدیہ قادیان کی نسبت کرتے ہیں۔ یعنی یہ شہادات جماعت احمدیہ قادیان کو پیغامی الزام سے بری ثابت کرتے ہوئے امیر غیر مبایعین کی زبان سے ان کے اندرونے کا اس مصرع میں اظہار کر رہی ہیں۔ ؏

الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

پس امیر پیغام مندرجہ بالا شہادتوں کو پیش نظر رکھ کر خدارا ہمیں بتائیں۔ کہ خلاف مسلک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کون چل رہا ہے۔ ہم یا کہ وہ اور ان کی پیغام پارٹی۔ کیونکہ ؏

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

مولوی صاحب! ان مکر و فریب کی چالوں کو چھوڑیئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسی مسلک پر چلیئے۔ جس پر آج جماعت احمدیہ قادیان اور ۱۹۱۴ء سے قبل آپ اور آپ کے ساتھی بھی چل رہے تھے۔ جیسا کہ اس اعلان سے ظاہر ہے۔ جو آپ کی پارٹی کی طرف سے (پیغام صلح ۱۶ر ستمبر ۱۹۱۳ء ص۳) پر بایں الفاظ شائع ہوا تھا۔ کہ "ہم حضرت مسیح موعودؑ کے خادمین الاولین میں سے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپکی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں"! خدا کرے کہ فی الحقیقت آپ اس مندرجہ بالا اعلان پر جماعت احمدیہ قادیان کی طرح ہی چل کر دکھلا دیں۔ تا آپکا موجودہ دعویٰ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک پر چل رہے ہیں عملی طور پر پورا ہو۔ آمین۔

بالآخر میں مولوی صاحب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے دل کو ضد و تعصب اور بغض و عناد سے پاک کرتے ہوئے اور ہر قسم کی باتوں سے خالی الذہن ہو کر جماعت احمدیہ قادیان کے عقائد کو بنظر عمیق مطالعہ فرمادیں۔ تا اُن کا دل اس امر پر شاہد کہ جماعت احمدیہ قادیان خلاف مسلک حضرت مسیح موعود ع نہیں چل رہی بلکہ وہ خود اور ان کی پارٹی چل رہی ہے۔ مولانا! غور تو کیجئے اور آپ جن بدنتائج اور ناکامیوں سے دوچار ہو چکے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔ ایک خیر خواہ ذوالقرنین احمد سعد دار البرکات قادیان دار الامان۔ عداوت محمود نے آپکو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ اللہ اب تو بغض و حسد کی آگ میں سے نکل آیئے۔ اور خلافت محمود سے پیوند محبت جوڑ لیجئے۔ تا مسیح موعود ع کا خدا آپ پر راضی ہو۔ اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کا نزول آپ پر کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہادت امام حسین رضؓ

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید تھا
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

(از قلم مکرم مولٰنا مولوی محمدؐ اسماعیل صاحب ذبیح مولوی فاضل)

حضرت امیر معاویہ رضؓ مملکت بنو امیہ کے بانی مبانی تھے۔ آپ کی سیاست اور امور سلطنت کا انتظام نہایت ہی اعلیٰ تھا یہی وجہ ہے۔ کہ ان کا شمار دنیا کے بہترین بادشاہوں میں ہوتا ہے۔ آپ کا پایۂ تخت دمشق تھا۔ جمادی الثانی ۶۰ھ ہجری میں امیر معاویہ سخت بیمار ہو گئے۔ ان کا ولیعہد (یزید) اس وقت کسی مہم پر تھا۔ لہٰذا آپ نے مندرجہ ذیل وصیت کے ذریعہ یزید کو بعض امور کی طرف توجہ دلائی۔

"اے میرے بیٹے میں نے تیرے لئے تمام مراحل طے کر دیئے ہیں۔ اور عرب بھر کی گردنیں تیری اطاعت میں خم کر دی ہیں۔ پس آپ اہلِ حجاز کی ہر طرح عزت کریں۔ کیونکہ انہیں تجھ سے خاندانی تعلق ہے۔ اور اہلِ عراق اگر تجھ سے ہر روز امیر کا تبادلہ چاہیں۔ تو ان کا یہ مطالبہ پورا کریں۔ امیر کا تبدیل کر دینا لاکھوں تلواروں کے مقابلے کو روک دیگا۔ اور اہل شام کو اپنا خیر خواہ بنائے رکھنا۔ مصیبت کے وقت ان سے مدد طلب کرنا۔ مصیبت اور فتنہ کے فرو ہوتے ہی انہیں اپنے وطن میں واپس کر دینا۔ ورنہ ان کے اخلاق و اطوار خراب ہونے کا ڈر ہے امور سلطنت میں سوائے چار آدمیوں کے تیرا مقابلہ کوئی نہیں کرے گا۔ یعنی حسین بن علی عبد اللہ بن عمر۔ عبد اللہ بن زبیر۔ اور عبد الرحمٰن بن ابو بکر۔ سو ابن عمر ایک عابد شخص ہے۔ جب تمام لوگ تیری بیعت کرلیں گے وہ بھی کر لیگا۔ دوسرے حسین بن علی رضؓ ہیں اغلب خیال ہے۔ کہ اہل عراق ضرور انہیں تیرے مقابلہ پر لائیں گے۔ سو اگر آپ ان کے مقابلے پر کامیاب ہو جائیں۔ تو درگذر سے کام لینا۔ کیونکہ وہ نبی کریم صلعم سے صلبی تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ بہت بڑے حق کے مالک ہیں۔ تیسرا شخص عبد الرحمٰن بن ابو بکر ہے۔ جو کہ بہت ہی کم ہمت اور غیر مستقل مزاج ہے۔ ہاں ابن زبیر شیر کی طرح تیری تاک میں ہے۔ اور لومڑی سے بڑھ کر مکار ہے۔ اگر تو اس پر قابو پالے۔ تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا۔ مگر تمام امور میں جہاں تک ہو سکے۔ اپنی قوم کے خون سے بچنا۔ (تاریخ الامم الاسلامیہ جلد دوم)

یکم رجب ۶۰ھ ہجری مطابق ۷ اپریل ۶۸۰ء کو شہنشاہ مملکت اسلامیہ یعنی امیر معاویہ وفات پا گئے۔ (محاضرات جزو دوئم مطبوعہ مصر ۲۲۵) شاہ مذکور نے خلفاء راشدین کے طریق سے مختلف ہو کر اپنی زندگی میں ہی لوگوں سے بیٹے کی بیعت کروالی تھی۔ بنو امیہ کے خاندان کے اکثر افراد امور سلطنت میں کافی مہارت حاصل کر چکے تھے۔ بڑی بڑی ذمہ واریاں تمام ان کے ہاتھ میں تھیں۔ لہٰذا یزید کو اپنی سلطنت کے قیام میں زیادہ دقت پیش نہ آئی۔ سوائے حضرت حسین۔ عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن عمر کے۔ اس وقت مدینہ طیبہ کا گورنر بھی یزید کا قریبی رشتہ دار ولید بن عتبہ بن ابو سفیان تھا۔ اس نے تخت نشین ہونے کے بعد امیر مدینہ کے نام فرمان جاری کیا۔ "خذ حسیناً و عبد اللہ بن عمر و ابن زبیر اُخذاً لیس فیہ رخصة حتّٰی یبایعوا والسلام" کہ حسین عبد اللہ بن عمر اور ابن زبیر کو فوراً گرفتار کرلیں۔ اور جب تک یہ لوگ میری بیعت نہ کریں۔ ان سے کسی قسم کی نرمی نہ کی جائے۔

ولید نے یزیدی فرمان کی تعمیل میں حضرت حسینؓ کو طلب کیا۔ اور بیعت چاہی۔ آپ نے امیر معاویہ کی وفات کا سنکر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ اور فرمایا۔ کہ میرے جیسے آدمی کو خفیہ بیعت نہیں کرنی چاہیئے۔ جب آپ دوسرے آدمیوں کو بلائیں گے۔ اس وقت دیکھا جائے گا۔ ولید آپ سے مؤدبانہ پیش آئے۔ اور رخصت کر دیا۔ ابن زبیر رضؓ اس وقت مکے جا چکے تھے۔ اب حضرت حسین رضؓ بھی بمع اہل و عیال مکہ معظمہ کو روانہ ہو گئے۔ یہاں آپ کی خدمت میں مختلف اطراف سے لوگ آتے رہے۔ ابن زبیر کا بھی کافی اثر تھا۔ اس لئے یہ دونوں بزرگ خلافت کے امیدوار تھے۔

ادھر جب اہل کوفہ کو امیر معاویہ کی وفات کا علم ہوا۔ تو وہاں کے شیعہ سلیمان بن صرد خزاعی کے گھر جمع ہوئے۔ اور متفقہ طور پر فیصلہ کیا۔ کہ حضرت حسینؓ کو یہاں بلایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے امام مذکور کی خدمت میں تحریر کیا۔ کہ ہمارا کوئی امام نہیں۔ آپ آئیں اور ہماری امامت فرمائیں۔ چنانچہ مختلف رؤسا کی طرف سے ڈیڑھ دو سو خط آپ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ ابن فاطمہ رضؓ نے تمام آمدہ خطوط سے اندازہ لگا کر اپنے چچا زاد بھائی مسلم بن عقیل رضؓ کو یہ خط دے کر ان کے ہاں روانہ کر دیا۔ کہ "میں آپ کے ارسال کردہ خطوط سے حالات کا اندازہ کرتے ہوئے اپنے چچا زاد بھائی مسلم کو روانہ کر رہا ہوں۔ وہ آپ کے مقامی حالات سے مجھے اطلاع دیں گے۔ سو اگر انہوں نے آپ کے حالات بھی خطوں کے مطابق پائے۔ تو میں انشاء اللہ آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا۔ اور بخدا امام وہی ہو سکتا ہے۔ جو کتاب اللہ پر عامل ہو۔ صاحب انصاف اور دیندار ہو۔ والسلام" محاضرات۔ یہ خط اور ضروری ہدایات دیکر آپ نے مسلم رضؓ کو بطور نمائندہ بطرف کوفہ روانہ کر دیا۔

مسلم کوفہ میں

اس وقت نعمان بن بشیر انصاری کوفے کا گورنر تھا۔ جو یزید کی اطاعت قبول کر چکا تھا۔ مسلم رضؓ وہاں پہنچے۔ تو شیعہ لوگ کثرت سے ان کے پاس آنے لگے۔ یہاں تک کہ نعمان کو خطرہ محسوس ہونے لگا۔ اور اس نے تمام لوگوں کو بلا کر انہیں مسلم سے الگ رہنے کی تلقین کی۔ نعمان بہت ہی حلیم طبع تھے۔ اس لئے انہوں نے حاضرین کو نرمی اور سختی یعنی دونوں طریق اختیار کرتے ہوئے کہا۔ کہ تم لوگ فتنہ سے الگ رہو۔ اور بیعت فسخ نہ کرو۔ اور بخدا میں کسی پر زیادتی نہیں کروں گا۔ مگر جو شخص مجھے مجبور کریگا۔ میں اس پر سختی سے دریغ نہیں کروں گا۔ اور میں آخری دم تک تمہیں درست کرنے کی ہر ممکن سعی کروں گا۔ نعمان کی تقریر جاری تھی۔ کہ بنو امیہ کے خاندان سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر اس پر نکتہ چینی شروع کر دی۔ کہ آپ امور سلطنت میں کمزوری اور بزدلی دکھا رہے ہیں۔ نعمان نے کہا۔ کہ میں ایسی دلیری سے جو خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا موجب بن جائے۔ وہ نرمی اچھی سمجھتا ہوں۔ جو نافرمانی سے بچائے۔"

نعمان کی معزولی اور ابن زیاد کی آمد

اس آدمی نے یزید کو اطلاع دی۔ کہ اگر آپ کوفے کی خیر چاہتے ہیں۔ تو پہلی فرصت میں ہی نعمان کو الگ کر کے اپنی طرح کا کوئی زبردست آدمی روانہ کریں۔ ورنہ نعمان تو بہت کمزور ہے۔ یا جان بوجھ کر کمزوری دکھا رہا ہے۔ یزید نے اسکی رائے کو وزنی سمجھتے ہوئے نعمان کو الگ کر دیا۔ اور اسکی جگہ عبید اللہ ابن زیاد کو امیر کوفہ مقرر کر دیا۔ یہ شخص بہت ہی ظالم اور اکھڑ تھا۔ اس کا باپ زیاد حضرت علی رضؓ کے ساتھ مل کر امیر معاویہ سے لڑتا رہا۔ جب آپ شہید ہو گئے۔ تو امیر معاویہ نے انہیں اپنے ساتھ ملا لیا۔ اسے اور اسکی اولاد کو بڑے بڑے عہدے دیدیئے۔

ابن زیاد نے کوفہ کو آتے ہی تمام لوگ جمع کر کے ایک خطبہ پڑھا۔ جس میں بہت ہی شدت سے انہیں مسلم سے ساز باز کرنے سے منع کیا اور الگ رہنے والوں کو لالچ دی۔ بعد ازاں بڑے بڑے اور ذی اثر رؤساء کو الگ کر کے کہا۔ کہ جو آدمی آپ کے علاقے یا زیر اثر ایسا ہو۔ جو یزید کے خلاف ہو۔ تو ان کے نام نوٹ کرادیں۔ اور تم میں سے ہر ایک اپنے زیر اثر باغیوں کو بغاوت سے روکے اور اگر کسی شخص نے اپنے علاقے کے باغی کا نام مخفی رکھا۔ یا معلوم ہوا۔ کہ تم میں سے کسی نے اس معاملے میں میرے ساتھ تعاون نہیں کیا۔ تو اسکی تمام جائیداد ضبط کر کے اسے اس کے دروازے پر ہی صلیب دے دیا جائے گا۔

مسلم نے جب یہ حالت دیکھی۔ تو گھبرائے اور ہانی بن عروہ نامی شخص کے ہاں پناہ لی۔ اور کئی دن تک اس کے ہاں پناہ گزیں رہے۔ شیعہ لوگ مخفی مخفی ان کے پاس آتے جاتے رہے۔ ادھر یہ اطلاع ابن زیاد تک بھی پہنچ گئی۔ اور اس نے فوراً ہانی کو بلا کر نوٹس لیا۔ ہانی نے انکار کی گنجائش نہ پاتے ہوئے اقرار کر لیا۔ لیکن اس نے مسلم کو ابن زیاد کے حوالے کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اور خود قید ہو گیا۔ اس وقت اہل کوفہ میں سے مسلم کی اٹھارہ ہزار آدمی بیعت کر چکے تھے۔ جن میں سے چار ہزار آدمی ہانی کے محلے میں ہی تھے۔ آپ نے ہانی کی قید کی خبر سنکر اس کے محلے والوں کو جمع کر کے ابن زیاد کے محل اور مسجد کا محاصرہ کر لیا۔ اس وقت ابن زیاد کی عجیب حالت تھی۔ صرف تیس فوجی بیس رؤساء شہر اور اس کے خاندان کے افراد اس کے ہمراہ رہ گئے۔ قریب تھا۔ کہ شیعہ اسے تہ تیغ کر دیتے۔ مگر بنو امیہ کی سیاستدانی نے پانسا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پلٹ دیا۔ وہ اس طرح کہ ابن زیاد نے ان رؤسا کو لالچ دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا۔ کہ وہ اپنے اپنے زیر اثر لوگوں کو مسلم سے الگ کریں۔ یہ تدبیر ایسی کارگر ثابت ہوئی۔ کہ شیعہ الگ ہو گئے۔ اور مسلم مسجد میں بے مدد و بے یار رہ گئے۔ یعنی آپ کے ساتھ صرف تیس فرد رہ گئے۔ مسلم یہ حالت دیکھ کر بہت گھبرائے۔ اور بھاگ کر چھپ گئے۔ ابن زیاد تک یہ اطلاع بھی پہنچ گئی۔ کہ وہ فلاں مکان میں چھپے بیٹھے ہیں۔ اس نے محمدؐ بن اشعث کو بھیجا۔ کہ مسلم کو حاضر کرے۔ مسلم نے اس شخص سے کہا۔ کہ آپ مجھے گرفتار کرنے کے لئے تو مجبور ہیں۔ مگر آپ میری ایک درخواست قبول کریں۔ یعنی حسینؓ کو پیغام بھیجکر میری تمام حالت سے آگاہ کر دیں۔ اور کہہ دیں کہ وہ یہاں بالکل نہ آئیں۔ کیونکہ اہل کوفہ وہی ہیں۔ جو اُس کے باپ کے وقت تھے۔ ابن اشعث نے یہ بات مان لی۔ اور مسلم کو ابن زیاد کے پاس لے گیا۔ اس نے مسلم اور ہانی دونوں قتل کروا دیئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سفر کوفہ ادھر جب مسلم کو کوفے گئے ہوئے کافی دن ہو گئے۔ تو حضرت حسین رضؓ نے بھی تیاری کر لی۔ یعنی کوفے جانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ ان کا ارادہ دیکھ کر عمر بن عبد الرحمٰن بن الحارث نے ان سے کہا "سنا ہے آپ عراق جانا چاہتے ہیں۔ میں تو آپ کی اس جرأت سے بہت ڈرتا ہوں۔ وہ ایسا علاقہ ہے۔ جہاں دشمن کے آدمی قابض ہیں۔ علاوہ اس کے خزانے بھی ان کے قبضے میں ہیں۔ اور لوگ تو روپے پیسے کے ہی غلام ہوتے ہیں"۔ آپ نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ مگر ارادہ نہ بدلایا۔ بعد ازاں حضرت ابن عباس رضؓ آئے۔ اور آپ سے کہا۔ کہ تمام لوگ آپ کے اس ارادے سے ہراساں ہیں۔ کیا آپ واقعی کوفے جانا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ ہاں میں تو بالکل آج یا کل جانے والا ہوں۔ ابن عباس رضؓ نے کہا۔ خدا تعالیٰ آپ کو محفوظ رکھے۔ آپ ہرگز نہ جائیں۔ تا وقتیکہ وہ دشمن کے امیر کو وہاں سے نکال نہ دیں۔ اور اگر وہ ایسا کرنے پر آمادہ نہ ہوں۔ تو یقیناً وہ آپ کو جنگ کے لئے بلاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں اللہ سے استخارہ کرتا ہوا ضرور جاؤں گا۔ دوسرے دن ابن عباس رضؓ پھر آئے اور کہا۔ میں نے آپ کا جواب سُن کر صبر کا ارادہ کر لیا تھا۔ مگر نہیں رہ سکا۔ میں آپ کی ہلاکت اور تباہی سے ڈرتا ہوں۔ کیونکہ اہل عراق باغی قوم ہے۔ آپ ہرگز ان کے پاس نہ جائیں۔ آپ کو اہل حجاز کی قیادت حاصل ہے۔ اور اگر آپ وہاں جانا ہی چاہتے ہیں۔ تو انہیں یزید کا امیر الگ کرنے پر مجبور کریں۔ ورنہ آپ یمن چلے جائیں۔ وہاں قلعے بھی ہیں علاقہ کشادہ ہے۔ زمین زرخیز ہے۔ وہاں آپ کے والد کا اثر بھی کافی ہے۔ اور پھر یہ علاقہ ایک طرف الگ ہے۔ میرے خیال میں تو آپ کو وہاں بہت آرام پہنچے گا۔ آپ نے سب کچھ سنا۔ مگر ارادہ بدلنے سے انکار کر دیا۔ ابن عباس رضؓ نے پھر عرض کیا۔ اگر آپ کو جانا ہی ہے۔ تو اہل و عیال چھوڑ جائیں ایسا نہ ہو۔ کہ حضرت عثمان کی طرح اہل و عیال کے روبرو ہی مارے جائیں۔ آپ پر ان جذبات کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ اور اہل و عیال کو لے کر چل پڑے۔ راستے میں مشہور شاعر فرزدق کوفے سے واپس آتا ہوا ملا۔ حسین رضی اللہ عنہ نے اس سے کوفے کا حال دریافت کیا۔ شاعر نے جواب دیا۔ قلوب الناس معک وسیوفھم مع بنی امیہ والقضاء ینزل من السماء واللہ یفعل ما یشاء۔ کہ دل تو آپ کے ساتھ ہیں۔ مگر تلواریں بنوامیہ کے ساتھ۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آسمان سے کوئی بلا نازل ہو کر رہے گی۔ ادھر امیر مدینہ طیبہ عمرو بن سعید کو جب آپ کی روانگی کا علم ہوا۔ تو انہوں نے عبد اللہ بن جعفر کو اس مضمون کا خط دے کر روانہ کیا۔ میں آپ کو خدا کا واسطہ دے کر درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ واپس آ جائیں۔ اور کہ میں آپ کی حفاظت کا ہر طرح ذمہ وار ہوں۔ آپ انکار پر مصر رہے۔ اور سفر جاری رکھا۔ کچھ سفر طے کرنے کے بعد عبد اللہ بن مطیع ملا۔ جب اسے معلوم ہوا۔ کہ آپ کوفے جا رہے ہیں۔ تو اس نے عرض کیا۔ "اے ابن رسول اللہ۔ آپ حرمت قریش کو بربادی سے بچائیں۔ عزت قریش بلکہ عزتِ عرب کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ بنوامیہ سے کچھ بھی طلب نہ کریں۔ کہ وہ آپ کو مار ڈالیں گے۔ اور اگر آپ قتل ہو گئے۔ تو بعدہٗ انہیں کسی کا خوف نہیں رہے گا۔ واللہ۔ آپ کی سلامتی میں ہی اسوقت حرمت اسلام۔ حرمتِ قریش اور حرمتِ عرب ہے۔ پس آپ کوفے نہ جائیں"۔ آپ نے کہا۔ میں ضرور جاؤں گا۔

مسلم کا پیغام جب آپ مقام ثعلبیہ پر پہنچے۔ تو آپ کو مسلم رضؓ کا پیغام اور ان کے قتل کی خبر پہنچ گئی۔ اب آپ کے بعض ساتھیوں نے پھر واپسی کا مشورہ دیا۔ لیکن مسلم رضؓ کے بیٹوں نے آگے جا کر بدلہ لینے یا کٹ مرنے پر اصرار کیا۔ لہذا قافلہ آگے چل پڑا۔ جب آپ میدان عقبہ میں اترے۔ تو وہاں ایک شخص نے آ کر عرض کیا۔ کہ آپ واپس لوٹ جائیں۔ اور اگر آپ آگے بڑھے۔ تو سمجھ لیجیے۔ کہ نیزوں میں پروئے گئے۔ یا تلوار کی دھاروں پر کاٹے گئے۔ اگر ان لوگوں کی نیت صاف ہوتی۔ تو آپ کے آنے سے پہلے راستہ صاف کرتے۔ مگر حالات اس کے بالکل الٹ ہیں۔ آپ آگے ہرگز نہ جائیں۔ آپ نے کہا۔ میں ضرور جاؤں گا۔

محاصرہ جب آپ شراف مقام سے آگے نکلے۔ تو حر بن یزید تمیمی کی قیادت میں ایک ہزار سواروں کے ایک دستے نے آپ کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت حسین نے کہا۔ میں تم لوگوں کا بلایا ہوا آیا ہوں۔ آپ کے شہریوں نے ہی مجھے بار بار تحریر کیا تھا۔ کہ یہاں کوئی امام نہیں۔ آپ آئیں سو میں آ گیا۔ اور اگر آپ لوگ میرا آنا نامناسب سمجھتے ہیں۔ تو میں واپس لوٹ جاتا ہوں۔ ان لوگوں نے کسی قسم کا تعارض نہیں کیا۔ اور کہا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ کہ آپ کی نگرانی کریں۔ اور عبید اللہ بن زیاد کے پاس یعنی کوفے لے جائیں۔ آپ نے فرمایا۔ اس سے تو موت بہتر ہے۔ یہ کہا۔ اور ساتھیوں کو واپسی کا حکم دیا۔ حر نے واپس ہونے سے روکا۔ حضرت نے فرمایا۔ ثکلتک امک ماذا ترید۔ حر نے کہا "اگر آپ کے سوا یہ لفظ کوئی دوسرا شخص کہتا۔ تو میں اس کا اور اسکی ماں کا نام و نشان نہ چھوڑتا۔ خدا کی قسم میں آپ کی والدہ کا عزت کے ساتھ ہی نام لے سکتا ہوں"۔

میدان کربلا اور شہادت آپ یہاں سے شمال کی طرف کربلا کو چل پڑے۔ جب آپ مقام نینوا پر آئے۔ تو ابن زیاد نے وہ لشکر بھیجا۔ جسے لڑائی کا حکم تھا۔ اسکی قیادت عمر بن سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ میں تھی۔ ابن ابی وقاص نے حضرت حسین رضؓ سے ان کی آمد کا مقصد پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا۔ کہ آپ کے شہریوں نے بار بار بلایا تھا۔ اسلئے آیا تھا۔ اب جبکہ انہیں میرا آنا ناپسند ہے۔ میں واپس جا رہا ہوں۔ عمر نے تمام حالات کی اطلاع ابن زیاد کو بھیج دی۔ اس نے جواب میں لکھا۔

الآن اذا علقت مخالبنا بہ۔ یرجو النجاۃ ولات حین مناص۔ کہ اب جبکہ وہ میرے پنجوں میں ہے۔ نجات چاہتا ہے۔ ہرگز نجات کی کوئی صورت نہیں۔ نیز حکم دیا۔ کہ آپ حسین رضؓ کو یزید کی بیعت پر آمادہ کریں۔ اگر اس نے ایسا کر لیا۔ تو پھر ہم اس کے متعلق کوئی رائے قائم کر سکیں گے۔ ورنہ آپ ان لوگوں کا پانی بند کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہم واپس جانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ نہیں۔ آپ کو ابن زیاد کے پاس جانا ہوگا۔ یہ مطالبہ ایسا تھا۔ کہ آپ کسی صورت میں بھی پورا نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا دس محرم سنہ ۶۱ ہجری کو دونوں گروہوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ آپ کے ہمراہ صرف اسی آدمی تھے۔ تھوڑا وقت لڑائی ہوئی۔ کہ آپ کے تمام ساتھی شہید ہو گئے۔ اور آپ نے بھی جام شہادت نوش فرما لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کیف ترجوا امۃ قتلت حسینًا
شفاعۃ جدہ یوم الحساب

سر مبارک تن سے جدا ابن سعد کے ساتھیوں میں سے اٹھاسی آدمی مارے گئے۔ اور آپ سمیت آپ کے ساتھی شہداء کی تعداد اسی تھی۔ ان ظالموں نے آپ کا سر مبارک جسم سے الگ کر کے طشت میں رکھ اور عبید اللہ بن زیاد کے پاس لے گئے۔ صاحبزادہ مرحوم کی ڈاڑھی اس وقت وسمے سے رنگی ہوئی تھی۔ جب یہ سر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے لایا گیا۔ تو وہ چھڑی سے ٹھوکریں لگاتے ہوئے آپ کے حسن کے متعلق بکواس کرنے لگا۔ حضرت انس بن مالک نے کہا۔ آپ ہی رسول کریم صلعم سے زیادہ مشابہ تھے۔ (بخاری مناقب الحسن والحسین)

ترمذی میں ہے۔ کہ ابن زیاد اپنی چھڑی سے آپ کے ناک پر اور آنکھوں پر ٹھوکریں لگانے لگا۔ زید بن ارقم نے کہا۔ اپنی چھڑی اٹھا لو۔ یہ وہ ناک اور وہ آنکھ ہے۔ جہاں نبی کریم صلعم بوسے دیا کرتے تھے۔

اس فتح کی خوشی میں ابن زیاد نے ایک جشن کیا۔ اور تقریر کرتے ہوئے کہا "الحمد للہ۔ کہ خدا نے حق اور اہل حق کو غلبہ دیا۔ اور امیر المؤمنین یزید کی مدد فرمائی۔ اور کذاب ابن کذاب مارا گیا"۔

ابھی اس نے یہ لفظ کہے تھے۔ کہ عبد اللہ بن عفیف نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے خدا کے دشمن۔ یقیناً کذاب تو ہے اور تیرا باپ ہے۔ اور پھر کذاب وہ ہے۔ جس نے تجھے حاکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنایا۔ تاکہ تو نبی کی اولاد کو قتل کرے۔ اور صدیق لوگوں کے ممبر پر کھڑا ہو۔ (الفاطمیون فی مصر صفحہ ۳۳ بحوالہ تاریخ الاسلام السیاسی جلد اول صفحہ ۲۱)

ابن زیاد نے سر مبارک یزید کے پاس دمشق روانہ کر دیا۔ لکھا ہے۔ جب یزید کو واقعات کا علم ہوا۔ اور سر مبارک دیکھا۔ تو بہت رویا اور کہا۔ خدا عبید اللہ پر لعنت کرے۔ میرا یہ مقصد نہ تھا۔ اگر میں وہاں ہوتا تو ضرور درگذر سے کام لیتا۔ مستورات کو محل سرائے میں داخل کیا۔ جہاں یزید کے خاندان کی عورتوں نے ان کی بہت عزت کی۔ باقاعدہ ماتم کیا۔ اور بہت سا مال دیکر بیبیوں کو زین العابدین کے ساتھ مدینہ روانہ کر دیا۔

امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف اور واضح الفاظ میں یزید کو پلید لکھا ہے۔ اسلئے بلاشبہ اس نے ظلم کروایا ہے۔ واللہ اعلم۔

رجسٹرڈ سرجن آئل رجسٹرڈ

جو کہ ورم۔ چوٹ۔ رگڑ۔ زخم۔ آبلہ۔ مغلئی پھوڑا پھنسیوں کے لئے اکسیر ہے۔ نیز داد کے لئے فائدہ مند ہے۔ اور مکھی۔ بھونڈی۔ زنبور۔ بھڑ بچھو وغیرہ کے کاٹے کا تریاق ہے۔ سرجن آئل کے لگانے سے ورم۔ درد۔ بے چینی اور جلن فوراً جاتی رہتی ہے۔ اور تازہ زخم کا خون فوراً بند ہو کر زخم بہت جلد مندمل ہو جاتا ہے۔ نیز پھوڑا پھنسی پر لگانے سے خود بخود پھٹ کر اس کا گند نکل جاتا ہے۔ سرجن آئل کھلاڑیوں کے لئے بے نظیر مددگار ہے۔ زخموں۔ رگڑوں پر لگانے سے فوراً آرام آجاتا ہے۔ نیز حیوانات کے لئے بھی سرجن آئل ویسا ہی فائدہ مند ہے۔ جیسے انسانوں کے لئے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ شیشی کلاں ۱۰/ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

ڈاکٹر ایم اے بھٹی سرجن آئل فارمیسی قادیان

اعلان

مختلف محلہ جات میں قابل فروخت مکانات اور قطعات زمین موجود ہیں۔ ضرورت مند احباب ہم سے خط و کتابت کریں۔

نیز جنرل سروس کمپنی تعمیر عمارات کا کام بھی کرا رہی ہے۔ خواہشمند احباب شرائط تعمیر منگوا کر فیصلہ فرماویں (مینیجر جنرل سروس کمپنی قادیان)

غیر مبایعین کی توجہ کے لئے

ذیل میں وہ ہینڈ بل نقل کیا جاتا ہے۔ جو مکرم محترم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری مولوی فاضل سابق مبلغ فلسطین نے اسی ماہ میں ۸ صفحہ کا شائع کیا ہے۔ اور جس میں حضرت نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے اس مکتوب گرامی کا عکس شائع کیا گیا ہے۔ جو آپ نے ۵ رجولائی ۱۹۰۷ء کو ایک معزز غیر احمدی کے سوالات کے جواب میں اپنے دست مبارک سے لکھ کر بھیجا تھا۔ جس میں نبوّت مسیح موعود علیہ السلام کا بالتصریح اقرار و اظہار کیا گیا ہے۔ یہ ٹریکٹ دفتر نشر و اشاعت قادیان سے منگوا کر غیر مبایعین احباب کو پہنچانا چاہیئے۔ ممکن ہے۔ کہ کوئی سعید روح ہلاکت سے بچ جائے۔ چنانچہ وہ ہینڈ بل ناظرین فاروق کے لئے اس پرچہ میں من وعن نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

فریق لاہور کے احباب سے دردمندانہ درخواست

سیّدنا نور الدین اعظم رضی اللہ عنہُ کا ایک مکتوب

(۱)

پیارے بھائیو! آپ بھی احمدی کہلاتے ہیں۔ اور سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے آپ کو بھی بعض دفعہ ان تکالیف میں شریک ہونا پڑتا ہے۔ جو دشمنانِ احمدیت کی طرف سے احمدؐ مرسل کے ماننے والوں کو دی جاتی ہیں۔ مگر آپ کچھ عرصہ سے "قادیان خدا کے رسول کے تختگاہ سے منقطع ہو چکے ہیں۔ آپ میں سے بہت سے ایسے بھائی ہیں۔ کہ انہوں نے گذشتہ چھبیس ۲۶ سال میں ایک مرتبہ بھی اس مقدس مقام کو نہیں دیکھا جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے" (الوصیت صفحہ ۲۵)

(۲) "خدا تعالیٰ بہرحال جبتک کہ طاعون دنیا میں رہے۔ گو ستر برس تک رہے۔ "قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔" کیونکہ یہ اس کے رسول کی تختگاہ ہے۔ اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے"۔ (دافع البلاء صفحہ ۱۰)

(۳) "جیسے روشنی میں سیاہ دل چور نہیں ٹھیر سکتا۔ ویسے ہی اس مقام (قادیان) میں جو تجلیات و انوار الٰہی کا مرکز ہے کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت نہیں ٹھیر سکتا۔ اسی لئے فرمایا قرآن مجید میں "لَا یُجَاوِرُوْنَکَ فِیْهَا اِلَّا قَلِیْلًا۔" (اخبار بدر ۲۵ر اپریل ۱۹۰۷ء)

ایسے بابرکت اور تجلیات و انوار الٰہی کے مرکز سے روکنے والوں نے آپکے دل میں بہت سے وساوس پیدا کرنے کی کوشش کی۔ "قادیان" قادیان والوں اور ذریت مسیح موعودؑ سے بدظن کرنے کے لئے ان کے عقائد و اعمال پر ناجائز حملے کئے۔ حالانکہ ۱۹۱۴ء تک خود لاہوری فریق کے اخبار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزندوں کو صالح۔ صاحب عفت صاحب علم۔ نہایت نیک اطوار۔ اور آئمۃ الہدیٰ تسلیم کیا جاتا رہا ہے۔ (اخبار پیغام صلح ۲۹ر مارچ ۱۹۱۴ء) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی۔ رسول اور نجات دہندہ مانا جاتا تھا۔ (اخبار پیغام صلح ۱۶ر اکتوبر ۱۹۱۳ء) عملی طور پر قادیان کو چھوڑنے والے یہ بھائی چھ برس تک حضرت مولٰنا نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو "خلیفۃ المسیح اول" مانتے اور لکھتے رہے ہیں۔ پس مرکز سلسلہ کو چھوڑنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوئی معقول وجہ ان دوستوں کے ہاتھ میں نہ تھی۔ نہ ہے۔

بھائیو! آپ کو بتایا گیا تھا۔ کہ قادیان والوں کے عقائد رکھنے سے جماعت کی ترقی نہ ہوگی۔ بلکہ وہ سخت روکاوٹ ثابت ہوں گے۔ اور لوگ ان میں زیادہ شامل نہ ہوں گے۔ اور لاہور والوں کے عقائد زیادہ لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کرنے کا باعث ہوں گے۔ (پیغام صلح ۴ر مارچ ۱۹۱۴ء) مگر آج چھبیس ۲۶ ستائیس ۲۷ برس گذرنے پر ثابت ہو گیا۔ کہ یہ خیال بھی محض باطل تھا۔ باوجودیکہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے آسان عقائد پیش کئے۔ اور ترجمہ قرآن کریم بھی شائع کیا مگر بایں ہمہ بلحاظ تعداد اور بلحاظ قربانی و ایثار لاہوری فریق جماعت احمدیہ قادیان کے پاسنگ بھی نہیں۔ بھائیو! کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ آپ اپنے نظریہ پر دوبارہ غور فرمائیں اور پھر اس بابرکت مقام سے تعلق پیدا کر لیں۔ جسے خدا کے مسیحؑ نے "تجلیات و انوار الٰہی کا مرکز" قرار دیا ہے؟

(۲)

بچھڑے ہوئے بھائیو! جماعت احمدیہ قادیان کے عقائد کے بارے میں آپ کو سخت مغالطہ دیا جاتا رہا ہے۔ ہمارے عقاید آج بھی بالکل وہی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تھے۔ ہمارے نزدیک ان سے سرِمو انحراف جائز نہیں۔ احمدیہ عقاید کی رُو سے نئی شریعت والی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر تشریعی نبی ہیں۔ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "اس آیت (واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم) سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز ہوگا۔ اسلئے اس کے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کرینگے۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

(۲) "اور جب (آخری زمانہ میں) یہ باتیں کمال کو پہنچ جائیں گی۔ تب خدا آسمان سے اپنی قرنا میں آواز پھونک دیگا۔ یعنی مسیح موعود کے ذریعہ سے جو اسکی قرنا ہے ایک ایسی آواز دنیا کو پہنچائیگا۔ جو اس آواز کے سننے سے سعادت مند لوگ ایک ہی مذہب پر اکٹھے ہو جائیں گے اور تفرقہ دور ہو جائیگا۔ اور مختلف قومیں دنیا کی ایک ہی قوم بن جائینگی۔ اور پھر دوسری آیت میں فرمایا۔ وعرضنا جھنم یومئذ للکفرین عرضًا۔ اور اس دن جو لوگ مسیح موعود کی دعوت کو قبول نہیں کریں گے۔ ان کے سامنے ہم جہنم کو پیش کریں گے۔ یعنی طرح طرح کے عذاب نازل کریں گے۔ جو جہنم کا نمونہ ہوں گے۔ اور پھر فرمایا۔ الذین کانت اعینھم فی غطاءٍ عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعًا۔ یعنی وہ ایسے لوگ ہوں گے۔ کہ مسیح موعود کی دعوت اور تبلیغ سے ان کی آنکھیں پردہ میں رہیں گی اور وہ اسکی باتیں سن بھی نہیں سکیں گے۔ اور سخت بیزار ہوں گے۔ اس لئے عذاب نازل ہوگا۔ اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے۔ کیونکہ خدا کے نبی اس کے صور ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی قرنا - جن کے دلوں میں وہ آواز پھونکتا ہے۔ یہی محاورہ پہلی کتابوں میں بھی آیا ہے۔ کہ خدا کے نبیوں کو خدا کی قرنا قرار دیا گیا ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۷۶ تا ۷۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان دو اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ اول آیت قرآنی نُفِخَ فِی الصُّوْرِ میں بگل سے مراد مسیح موعود ہے۔ دوئم۔ خدا کے سب نبی اس کے قرنا ہوتے ہیں۔ اس بنا پر انہیں آسمانی کتابوں میں صور یعنی قرنا کہا جاتا ہے۔ اور اسی بنا پر مسیح موعود کو قرآن مجید میں صور یعنی قرنا قرار دیا گیا ہے۔ سوم۔ مسیح موعود نبی ہے۔ اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ آیت وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ میں ایک نبی کی پیشگوئی ہے۔ چہارم۔ مسیح موعود کی دعوت کے منکر آیت قرآنی وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْکٰفِرِیْنَ عَرْضًا کے مصداق ہوں گے۔ یعنی منکرین مسیح موعود پر قرآن مجید میں کافر کا لفظ بولا گیا ہے۔ پنجم۔ مسیح موعود کے منکرین مستحق عذاب الٰہی ہوں گے۔ دنیا میں بھی ان پر مختلف عذاب نازل ہوں گے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ دنیا کا کوئی عقلمند انسان حضرت مسیح موعود کے کلمات مبارکہ کو پڑھنے کے بعد ان نتائج خمسہ کا انکار نہیں کر سکتا۔

(۳)

پیارے بھائیو! منکرین مسیح موعود پر فتویٰ کے متعلق بھی ہمارا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے عین مطابق ہے۔ حضور ؑ سے پوچھا گیا۔ کہ آپ کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں؟ حضور علیہ السلام نے جواباً فرمایا:-

"مولویوں سے جاکر پوچھو۔ کہ ان کے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنے والا ہے۔ اس کو جو نہ مانے گا۔ اس کا کیا حال ہے۔ پس میں وہی مسیح اور مہدی ہوں۔ جو آنے والا تھا۔" (بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء)

دوسرے موقعہ پر حضور تحریر فرماتے ہیں:- "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳) تیسری جگہ حضور لکھتے ہیں:-

"فانا ذالک المظہر الموعود والنور المعہود فاٰمن ولا تکن من الکافرین" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۸)

ترجمہ:- میں وہی موعود مظہر ہوں اور نور معہود ہوں۔ تو مجھ پر ایمان لا اور انکار کر کے کافروں میں سے مت بن۔

ایک اور مقام پر حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"اب ان تمام نشانوں کے بعد جو شخص مجھے رد کرتا ہے۔ وہ مجھے نہیں بلکہ تمام نبیوں کو رد کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے جنگ کر رہا ہے۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا۔ تو اس کے لئے بہتر تھا۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

ان اقتباسات سے عیاں ہے۔ کہ مسیح موعود ؑ کے منکرین پر بانی سلسلہ احمدیہ کے نزدیک کیا فتویٰ عاید ہوتا ہے۔ کیا ان بیانات کے باوجود آپ لوگ جماعت احمدیہ کے مسلک کو غلط قرار دے سکتے ہیں؟ بے شک یہ درست ہے۔ کہ غیر احمدی لوگ اپنا نام مسلمان رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہم بھی ان کو مسلمان کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔ لیکن آپ لوگوں کا احمدی کہلا کر ان کی ظاہری نمازوں اور کلمہ کے باعث ان کے انکار مسیح موعود کو ہلکی بات بتانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح ارشاد کے خلاف ہے۔ حضور ؑ تحریر فرماتے ہیں:-

(۱) "بغیر اس تازہ یقین کے جو خدا کے مرسلوں اور نبیوں کے ذریعہ سے آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ ان کی نمازیں صرف رسم اور عادت سے ہیں۔ اور ان کے روزے صرف فاقہ کشی ہیں۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۸)

(ب) "پس یہ نہایت مغرورانہ خیال ہے۔ کہ کوئی یہ کہے کہ مجھے خدا کے نبیوں اور رسولوں کی ضرورت نہیں۔ اور نہ کچھ حاجت۔ یہ سلب ایمان کی نشانی ہے۔ اور ایسے خیال والا انسان اپنے تئیں دھوکہ دیتا ہے۔ جبکہ وہ کہتا ہے۔ کہ کیا میں نماز نہیں پڑھتا۔ یا روزہ نہیں رکھتا۔ یا کلمہ گو نہیں ہوں۔ چونکہ وہ سچے ایمان اور سچے ذوق و شوق سے بے خبر ہے۔ اس لئے ایسا کہتا ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۲)

بھائیو! اب آپ غور فرمائیں۔ کہ آپ کا مسلک کہیں ایسا تو نہیں۔ جسے حضرت اقدس ؑ نے "مغرورانہ خیال" یا "اپنے تئیں دھوکہ دینا" قرار دیا ہے؟

(۴)

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مکتوب کا عکس

حضرت مولانا نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ نے ۵ جولائی ۱۹۰۷ء کو بھیرہ کے ایک معزز غیر احمدی کو اس کے سوالات کے جواب میں حسب ذیل خط تحریر فرمایا:-

میاں صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکے سوالات پر خاکسار کو تعجب آتا رہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ مقلد ہیں

یا غیر مقلد ہیں۔ اگر آپکی استعداد کسقدر ہے جوابات کے لئے

مطالب کی حالت اگر معلوم ہو تو مجیب کو بہت آرام ملتا ہے

بہرحال گذارش ہے۔ آپ کفر دون کفر کے قائل معلوم ہوتے ہیں

کیونکہ آپنے کفر کے مساوات کا تذکرہ خط میں بہت فرمایا ہے

میاں صاحب! رسولوں میں تفاضل تو ضرور ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

تلک الرسل فضلنا بعضہم علیٰ بعض ابتدا پارہ تیسرا۔ جب رسولوں میں

مساوات نہیں تو ان کے انکار کی مساوات بھی آپکے طرز پر

نہ ہوگی۔ تو آپ ایسا خیال فرمالیں۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کے

مسیح کا منکر جس فتوے کا مستحق ہے اسے بڑھ کر

خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین

میاں صاحب۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے ارشاد فرماتا ہے کہ انکا قول ہوتا ہے

لانفرق بین احد من رسلہ۔ اور آپنے بلاوجہ یہ تفرقہ

نکالا کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہوسکتا ہے اور غیر صاحب شرع

کا کافر نہیں مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔

نیز عرض ہے خلفا کے منکر پر بھی کفر کا فتویٰ قرآن مجید میں موجود ہے

آیۃ خلافت جو سورہ نور میں ہے اسمیں ارشاد الٰہی ہے

ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون۔ اور فاسق کو

اللہ تعالیٰ نے مومن کے بالمقابل رکھا ہے۔ ارشاد کیا ہے

افمن کان مومنا کمن کان فاسقا۔

بلکہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولوں میں تفرقہ کرنا کو قرآن کریم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا فرمایا ہے مادہ جس میں ہے
یفرقون بین اللہ ورسلہ — پھر فرمایا ہے اولٰئک ہم الکافرون حقاً
یعنی تفرقہ بین اللہ وبین الرسل صریح کفر بتایا ہے
قرار دیا ہے۔
جن دلائل و وجوہ سے ہم لوگ قرآن کریم کو مانتے ہیں
انہیں دلائل و وجوہ سے ہمیں مسیح کو ماننا پڑا ہے اگر دلائل کا
انکار کریں تو اسلام ہی جاتا ہے
آپ اس آیت پر غور فرماویں۔ واذا قیل لہم آمنوا
بما انزل اللہ قالوا نؤمن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہ
وہو الحق مصدقاً لما معہم۔
دلائل کی مساوات پر مدلول کی مساوات کیوں نہیں مانی جاتی

کیا آپ کے نزدیک مسلم رسل جو صاحب شریعت نہیں انکا انکار بھی کفر نہیں
میرے خیال میں نہیں اور اگر عقلمند مرزائی یہ نہیں مانتے
اور تمام مساوی ہیں۔
کفر دون کفر کے قائل ہیں۔
دوسرے سوال کا جواب عرض ہے۔ نازل ہونے والے
عیسی بن مریم کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
نے نبی اللہ فرمایا ہے اور ان الہامات وحیوں نے
جو مرزا کو من جانب اللہ ہوئیں۔ اگر آپ احادیث کو
مانتے ہیں تو آپ۔ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ۔
لا دین لمن لا عہد لہ۔ لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب۔
لا نکاح الا بولی۔ لا حد الا فی اثنین۔ میں غور فرماویں

مجرب اور خالص ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں۔ ہر قسم کی ادویہ ہم آپکو مہیا کر کے دینگے۔ اسکے علاوہ ہمارے دواخانہ میں خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں

تریاق کبیر یہ گھر کا ڈاکٹر ہے۔ سر درد۔ پیٹ درد۔ دانت کی درد۔ گلے کی درد۔ سینہ کی درد اسہال۔ سوء ہضم۔ ہیضہ وغیرہ کے مریضان کو اس دوا کے لگانے یا پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ کاٹے۔ ان کے زخموں کے لئے یہ تریاق ہے۔ بخار وغیرہ میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ عام مرضوں میں ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور بڑے امراض میں ڈاکٹر کے آنے تک مریض کی حالت اچھی رہتی ہے۔ ہر گھر میں اس کا موجود ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۸ر درمیانی شیشی ۴ر۔ بڑی شیشی ۸ر۔ اس کے اثر کے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں

جناب سید جلال الدین صاحب کشمیری تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے دو سال سے معدے کی سخت تکلیف تھی۔ جس کی وجہ سے ایک چھٹانک غذا ہضم ہونی مشکل ہوگئی تھی۔ لیکن میں نے دواخانہ خدمت خلق سے تریاق کبیر لیا۔ اسے شروع کئے چند ہی دن گزرے ہوں گے۔ کہ اس نے حیرت انگیز فائدہ کیا۔ کھانا وغیرہ بخوبی ہضم ہو جاتا ہے۔ اور خوب بھوک لگتی ہے۔ اور خدا کے فضل سے جو بدنی سستی اور کمزوری وغیرہ تھی۔ اس میں بھی فائدہ ہو رہا ہے۔

سرمہ ممیرا خاص یہ سرمہ ایک پرانے اور مجرب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی یا اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دھند کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے ککروں اور آنکھ کی سرخی کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۶ع ۶ ماشہ ۳ع ۳ ماشہ ۱۰ر۔

سرمہ اکسیر چشم یہ سرمہ آنکھوں کی سب بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خصوصاً نئے اور پرانے ککروں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ نیز ناخنہ وغیرہ امراض کیلئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ع ۶ ماشہ ۴ع تین ماشہ ۱۲ر اس کے اثر کے متعلق ذیل کے سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں:۔ مکرمہ جنابہ سردار بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ گرلز سکول دوالمیال ضلع جہلم سے تحریر فرماتی ہیں۔ کہ میں نے آپکے دواخانہ سے سرمہ ممیرا خاص بطور نمونہ لیا تھا۔ اور خود استعمال کیا۔ میری آنکھوں میں مدت سے ککرے تھے۔ اور کثرت سے پانی بہتا تھا۔ میں نے چند روز آپکے سرمہ کو استعمال کیا۔ واقعی آنکھوں کے مریضوں کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اور خاص کر ککروں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

جناب محمد عارف صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ ایچ قبولہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔ آپ سے سرمہ اکسیر چشم جو بطور نمونہ منگایا تھا۔ میں نے ایک مریض کو استعمال کرایا۔ جس سے اسکو بہت ہی فائدہ ہوا ہے۔ سرمہ اکسیر چشم واقعی اکسیر چشم ثابت ہوا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا یہ نفی آپکے نزدیک عموم رکھتی ہے اس پر غور کرو -
اور قرآن کریم میں تو خاتم النبیین بفتح تاء ہے
خاتم بکسرہ تاء نہیں - بھلا میاں صاحب - تقیتون لنبیہ
میں آپ عموم کے قائل ہیں یا تخصیص کے -
کسی شخص کو نبی کہنا خدا کے اختیار میں ہے انسان کے
اختیار میں نہیں -
ابوبکر کو نبی نہیں کہا گیا اور مسیح موعود کو کہا گیا
سر دست اسی عرصہ پر بس کرتا ہوں یار باقی صحبت
باقی نورالدین ۵ر جولائی ۱۲ء

(۵)

فریق لاہور کے ممبرو! خدارا حضرت خلیفہ اول رضؓ کے اس فیصلہ کن مکتوب پر غور کرو - اور پھر اپنے موجودہ عقائد و اعمال پر نگاہ ڈالو - آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرتے ہو - مگر سیدنا نور الدین اعظم رضؓ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس عمؑ کی زندگی میں ان کو بالصراحت نبی اللہ مانتے ہیں - اور ان کی نبوت کا اعلان کرتے ہیں - خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے اعتراض کا جواب دیتے ہیں - کتنے مختصر اور معنی خیز الفاظ ہیں:-

"کسی شخص کو نبی کہنا خدا کے اختیار میں ہے - انسان کے اختیار میں نہیں - ابوبکرؓ کو نبی نہیں کہا گیا - اور مسیح موعود کو کہا گیا"

بھائیو! آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکروں کو پکے مسلمان کہتے ہیں - مگر سیدنا حضرت مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ صاف لفظوں میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتویٰ کا مستحق ہے - اس سے بڑھ کر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے" پھر لکھتے ہیں:-

"آپ نے بلا وجہ یہ تفرقہ نکالا - کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہو سکتا ہے - اور غیر صاحب شرع کا کافر نہیں - مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہیں ہوئی"

ان صریح بیانات کے بعد بھی اگر فریق لاہور کے احباب حق پوشی سے کام لیں - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مسلک سے دنیا کی خاطر انحراف اختیار کریں - تو انہیں ڈرنا چاہیئے - کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دیں گے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو - کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں - اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں - بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو - جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے - اسکی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر دیتی ہے" (کشتی نوح صا۱)

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین - (خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے حمل گر جاتے ہیں - یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں - پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں - اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں - سبز - نیلے دست - قے - پیچش - درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا - بدن پر پھوڑے - پھنسی - چھالے - خون کے دھبے پڑنا - دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا - بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا - اکثر لڑکیاں پیدا ہونا - لڑکیوں کا زندہ رہنا - لڑکے فوت ہو جانا - اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں - اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ کر دیئے ہیں - جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے - اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے - حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا - اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا - تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے - اس کے استعمال سے بچہ ذہین - خوبصورت - تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے - اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے - قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک -

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفہ اول رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

ایک عزیز دوست کی وفات

ایک سیدھا سادہ مومن ان پڑھ مگر ایمان و معرفت سے پر ہمارا عزیز دوست نواب خاں ساکن پرانیاں ضلع کیمبل پور تھا - جس کی وفات کی خبر سے ہمیں بہت صدمہ ہوا - مرحوم صوفی منش درویش صفت غریبانہ زندگی بسر کرتا - قادیان کی محبت میں اپنے وطن سے پیدل چل کر سال میں ایک یا دو دفعہ آتا - بعض دفعہ اپنے کسی عزیز کو بھی ساتھ لاتا - عاجز کے ساتھ مرحوم بہت محبت کرتا - اور جب قادیان آتا - تو اکثر وقت میرے پاس آ کر بیٹھتا - اور بالخصوص حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے حسن اخلاق اور علم و فضل کی باتیں سناتا - مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور عمؑ کے خلفاء کے ساتھ ایک عاشقانہ محبت تھی - اللہ کریم اسے جنت میں بلند مقامات دے - اور اس کے پسماندگان کو اس کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے - آمین (مفتی) محمد صادق

نو ترمیم احمدیہ تبلیغی پاکٹ بک

از خادم صاحب گجراتی جو ایک محقق انسان کے لئے تمام مذاہب کے متعلق پوری واقفیت پیدا کرنے اور بالخصوص سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق کامل طور پر علم حاصل کرنے کے لئے اس پاکٹ بک سے بہتر اور کوئی رسالہ یا کتاب اور پاکٹ نہ ملے گی - قریباً ایک ہزار صفحات مجلد سنہری قیمت عہ صرف چند نسخے موجود ہیں - اس ایڈیشن کے ختم ہونے پر اس کی قیمت بوجہ گرانی کاغذ یقیناً عہ رہو گی - یہ پاکٹ بک صرف مجھ سے ہی ملے گی -

علماء زمانہ ہر سہ حصہ ۱۲ر ترجمہ انگریزی از ماسٹر عبد الرحمن صاحب نومسلم بی - اے قادیان ۱ ۲ ۸ر -

ان کے علاوہ ہر قسم کے قرآن مجید و حمائل شریف مترجم و معریٰ جن کا اشتہار اخبار فاروق و الفضل میں چھپتا رہا ہے - بارعایت ملنے کا پتہ:-

محمد عنایت اللہ (صحاف) (تاجر کتب) قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے پہلے اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۵۷۶۰ ۔ منکہ حافظ قدرت اللہ ولد ولد مولوی محمد عبد اللہ صاحب قوم رنگان راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد (بطور الاؤنس گذارہ) پندرہ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد موصی حافظ قدرت اللہ عفی عنہ مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید۔ گواہ شد مولوی محمد عبد اللہ بوتالوی والد موصی بقلم خود محلہ دار البرکات۔ گواہ شد عبد الرحمن انور بقلم خود برادر موصی۔

ع ۵۷۵۸ ۔ منکہ محمد علی ریٹائرڈ مدرس ولد میاں نظام دین قوم انصاری پیشہ ملازمت عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن رتہ دیوان ڈاکخانہ سنکھترہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ ایک سکنی مکان واقعہ محلہ دار الفضل ہے۔ جو ایک بیٹھک ایک کمرہ ایک کوٹھڑی اور ایک برآمدہ و صحن پر مشتمل ہے۔ اور جس کی مالیت اندازاً آٹھ صد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں۔ اور میری آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں۔ میں اپنی دو لڑکیوں کے پاس رہ کر گذارہ کرتا ہوں۔ میرے ذمہ اس وقت تین صد روپیہ اس جائیداد مکان کی کفالت پر قرضہ حسنہ ہے۔ جو میں نے ادا کرنا ہے۔ بعد منہائی قرضہ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں اس بقایا رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ یعنی بقیہ پانصد روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو میری وفات کے بعد قابل ادائیگی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل کردوں۔ تو وہ حصہ وصیت سے منہا ہو جائیگی۔ میری وصیت کی ادائیگی کی ذمہ دار میری دو لڑکیاں ہونگی۔ جو میری جائیداد کی وارث ہیں۔ فقط بقلم محمد نصر اللہ۔

العبد :۔ محمد علی ریٹائرڈ مدرس دار الفضل قادیان۔ گواہ شد قاضی غلام نبی دار السعت گواہ شد محمد نصر اللہ پنشنر دار الفضل قادیان۔

ع ۵۷۵۷ ۔ منکہ چودھری غلام اللہ ولد چودھری غلام سرور صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی چک ۵۵/۲ ر ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱۲/ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو ۲۱۵/-/- روپے ہے۔ میں تا حیات اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت میری اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ غلام اللہ اسٹیٹ سپلائی ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی۔ گواہ شد۔ محمد نقی بیرسٹر ایٹ لاء سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ محمد الدین ریونیو منسٹر جودھپور۔

ع ۵۷۴۳ ۔ منکہ ظہور شاہ ولد خواجہ مقبول شاہ صاحب قوم کشمیری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۳ء ساکن امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱۱/ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت کردوں۔ اور اسکی رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان جو کہ مبلغ چھ سو روپیہ پر میرے پاس رہن ہے۔ جس کا کرایہ مبلغ چار روپے ملتا ہے۔ اس کرایہ کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد بقلم خود ظہور شاہ کٹڑہ جیمل سنگھ کوچہ میاں اسد اللہ وکیل امرتسر۔ گواہ شد سید بہاول شاہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ امرتسر۔ گواہ شد چودھری نذیر احمد احمدی چونہ فروش چوک لوہگڑھ امرتسر بقلم خود۔

ع ۱۱۶۹ منکہ امام دین ولد علی بخش قوم آرائیں سکنہ سرہند ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱۲/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ چار بیگھہ ۲ بسوہ زمین زرعی ہے۔ اور ایک مکان سکنی جس میں نصف کا میرا حقیقی بھائی حصہ دار ہے۔ اور اس وقت نقد روپیہ میرے پاس کچھ نہیں۔ موجودہ جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور لکھ دیتا ہوں کہ آئندہ بھی جو اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں گا۔ اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور صدر انجمن احمدیہ اس زائد جائیداد کے دسویں حصہ کی بھی مالک ہوگی۔ فقط ۱۵ ۱۲/۱۶

العبد امام الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبد الرحمن ولد شادی سرہند۔ گواہ شد بدر دین گواہ شد محمد تقی احمدی مدرس مدرسہ سرہند۔

ع ۵۷۲۸ منکہ محمد حسین ولد خیر الدین قوم راجپوت بریاہ پیشہ درزی عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۴ ستمبر ۱۹۲۷ء ساکن کوتوالی بازار دھرمسالہ ضلع کانگڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ماہوار آمد اوسطاً ۲۰/-/- روپے ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ دو روپے ماہوار انشاء اللہ میں وصیت میں ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ اس کے ہر سال کرایہ مکان کی رقم بھی وصول ہوتی ہے۔ وہ جتنی ہر سال ہوا کرے گی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرا نصف حصہ مکان معہ نصف باغیچہ واقعہ دھرمسالہ خاص قریباً مالیتی ڈیڑھ ہزار روپیہ کا ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۱۵۰/-/- روپے ہوتا ہے۔ انشاء اللہ میں کوشش کروں گا۔ کہ یہ رقم میں اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ لیکن اگر میں ادا نہ کرسکوں۔ یا اس کا کچھ بقایا رہ جاوے۔ تو انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ رقم میرے ورثا سے جائز طور سے وصول کرلیوے اس کے علاوہ میرے نصف حصے کا مکان واقعہ ریاست نادون ضلع کانگڑہ بھی ہے جس کی میرے نصف حصہ کی قیمت اندازاً مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ یعنی ۲۰/-/- روپے کوشش کروں گا کہ اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ لیکن اگر ادا نہ کرسکوں۔ یا کچھ بقایا رہ جاوے تو وہ میرے ورثا سے جائز طور پر وصول کرلیا جاوے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد بناؤں یا مجھے ترکہ میں ملے۔ یا میری آمدنی میں کچھ اضافہ ہو جائے۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کردوں گا۔ میری نعش کو قادیان پہنچانے میں جو خرچ ہو۔ وہ بھی میرے ورثا سے انجمن کارپرداز مصالح قبرستان وصول کرنے کی مجاز ہوگی۔ ویسے میں کوشش کروں گا۔ کہ اسی غرض کے لئے بھی کچھ رقم پیشگی دفتر کارپرداز مصالح قبرستان میں جمع کرادوں۔ العبد محمد حسین بقلم خود گواہ شد چودھری عبد الرحیم قادیاں۔ گواہ شد محمد حسین بقلم خود پنشنر دھرمسالہ۔

چیدہ خبریں

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ سابق شہنشاہ حبشہ ہیل سلاسی پھر اپنے ملک میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایک برطانی بمبار نے جس کے ساتھ شکاری جہاز بھی تھا۔ انہیں حبشہ کی سرحد پر پہنچا دیا۔ جہاں ان کا استقبال کیا گیا۔

لنڈن۔ ۲۴ر جنوری۔ طبروق کی فتح پر آج برطانوی پریس نے تبصرہ کیا ہے۔ لنڈن ٹائمز لکھتا ہے۔ کہ گو اس جنگ میں ہم نے نہ اتنے قیدی پکڑے ہیں۔ اور نہ اتنا سامان جنگ ہاتھ آیا ہے۔ جتنا سیدی برانی اور بار دیہ میں ہاتھ آیا تھا۔ تاہم طبروق پر ہمارا قبضہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ گو ہماری فوج اس علاقہ میں بہت پھیل گئی ہے۔ اور سامان پہنچنے میں دقت ہوگی۔ تاہم فتح ہماری ہی ہے۔ ڈیلی نیوز نے لکھا ہے۔ کہ طبروق کی فتح مارشل گریز یانی کی شہرت کی قبر ہے۔ اس لڑائی میں ہمارے صرف پانسو کے قریب آدمی کام آئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ر جنوری۔ بار دیا اور طبروق پر جب سے حملہ شروع ہوا۔ اس وقت سے لیکر اب تک اطالویوں کے گیارہ ڈویژن بیکار ہو چکے ہیں۔ اور ایک لاکھ قیدی بنائے گئے ہیں۔ طبروق اب کھنڈر بن چکا ہے۔ اس میں سے دھوئیں کے بادل اٹھ رہے ہیں۔ طبرق میں جن اطالویوں کو قید کیا گیا ہے۔ ان کی تعداد بیس ہزار ہے۔ دشمن کے جس جہاز کو منگل کی رات آگ لگ گئی تھی۔ وہ اور دوسرے کئی چھوٹے چھوٹے جہازوں سے بندرگاہ اٹی پڑی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہلی ۔ ۲۴ جنوری ۔ جن اطالویوں کو قید کیا گیا ہے۔ ان میں سے اڑتیس ہزار قیدی ہندوستان میں رکھے جائیں گے۔ آٹھ ہزار قیدی اب تک ہندوستان پہنچ چکے ہیں۔ ان کے اخراجات حکومت برطانیہ ادا کرے گی۔

کلکتہ ۔ ۲۴ جنوری ۔ سپلائی ڈیپارٹمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کا ایک ضروری اجلاس کلکتہ میں ہوگا۔ جس کے صدر آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب ہوں گے۔

لنڈن ۲۵ جنوری ۔ رائٹر کا بیان ہے۔ کہ ہٹلر نے باضابطہ طور پر مارشل پیٹان سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اسے ٹیونس کے علاقہ کو استعمال کرنے دے۔ تقریباً ایک لاکھ جرمن فوج اٹلی پہنچ گئی ہے۔ تا اجازت ملتے ہی برطانی فوجوں پر حملہ کر دیا جائے۔ اور بحیرہ روم میں برطانی جہازوں پر حملے کئے جائیں۔

انقرہ ۲۵ جنوری ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روسی حکام نے ترکی گورنمنٹ کو یقین دلایا ہے۔ کہ اگر روس نے کسی وقت بھی مجبور ہو کر جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ تو روس اسکی پوری امداد کرے گا۔

لنڈن ۲۵ جنوری ۔ محکمہ ڈاک نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو جہاز خطوط اور پارسل وغیرہ لے کر نومبر کے دوسرے ہفتہ میں لنڈن سے ہندوستان۔ برما اور عدن وغیرہ مقامات کو روانہ ہوا تھا۔ وہ غرق ہو چکا ہے۔

لائل پور ۲۵ جنوری ۔ گندم دڑہ ۔/۷/۳
کپاس دڑہ ۴/۷/۳ چنے ۶/۳/۳
بنولہ دڑہ ۶/۱۳/۱ گڑ ۔/۱۲/۲ شکر ۔/۸/۳
خالص گھی ۔/۱۲/۴۸

دہلی ۲۶ جنوری حکومت ہند اس امر پر غور کر رہی ہے۔ کہ جو لوگ لڑائی میں خاص خدمات کر رہے ہیں۔ ان سے خاص رعایتیں کی جائیں۔ اگر جنگ کے بعد وہ ملازمت لینا چاہیں۔ تو بڑی عمر کی پابندیوں کو ان کے رستہ میں حائل نہ ہونے دیا جائے۔ حکومت ہند اس بارہ میں صوبائی حکومتوں سے مشورہ کر رہی ہے۔

لنڈن ۲۶ جنوری ۔ آج شمالی اٹلی میں کئی جگہ بلوے ہوئے کل سے میلان اور ٹیورن میں بڑے فسادات ہو رہے ہیں۔ ان جگہوں پر ریلوے سٹیشن۔ ڈاکخانوں اور بڑے بڑے کارخانوں پر جرمن فوجوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ تین بڑے اطالوی جرنیل مارے گئے ہیں۔ برنڈزی اور سسلی کے درمیان تار اور ڈاک کا انتظام جرمنوں کے قبضہ میں ہے۔ اور انہوں نے سنسر قائم کر رکھا ہے۔

ٹوکیو ۲۶ جنوری ۔ جاپانی پارلیمنٹ کی بجٹ کمیٹی کے سامنے تقریر کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ جب تک امریکہ چین کو اپنی حفاظت کا پہلا مورچہ تصور کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہمارے دوستانہ تعلقات قائم نہیں ہو سکتے۔

لنڈن ۲۶ جنوری ۔ البانیہ میں اٹلی کے نئے جرنیل کو بھی کوئی خاص کامیابی نہیں ہو رہی۔ اور یونانی فوجیں اپنی پوزیشنوں پر برابر جمی ہوئی ہیں۔ بلکہ پلٹی لینی کے پاس کئی اطالوی چوکیاں انہوں نے خالی کرائی ہیں۔ اس چھاؤنی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

لنڈن ۲۶ جنوری ۔ انگریزی جہازوں کے ایبے سینیا پر حملوں کی وجہ سے وہاں بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ اور اب حبشی کھلم کھلا اٹلی سے برسر پیکار ہیں۔ اور اسے کافی نقصان پہنچا رہے ہیں۔

لنڈن ۔ ۲۶ جنوری ۔ افریقہ میں برطانی افواج کی شاندار کامیابیوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ترکی کے حوصلے اور بھی بلند ہو گئے ہیں۔ اور اب اسکی طرف سے علی الاعلان کہا جا رہا ہے۔ کہ اگر جرمنی نے اس پر حملہ کیا۔ تو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ برطانیہ کے فوجی مشن سے یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اگر جرمنی نے جنوب مشرقی بلقان پر ہاتھ ڈالا۔ تو ترکی ضرور مقابلہ کریگا۔ تھریس میں ترکی کی بہت سی فوج پڑی ہوئی ہے۔

انقرہ ۲۶ جنوری ۔ ترکش ریڈیو نے بتایا ہے۔ کہ جرمن فوجیں برابر جنوبی اٹلی پہنچ رہی ہیں۔ اطالوی حکومت پبلک سے اس خبر کو چھپا رہی ہے۔ نازی سٹاف افسر آرمی کوروں اور ڈویژنوں کا چارج سنبھال رہے ہیں۔ انقرہ ریڈیو اس کا مطلب یہ لے رہا ہے۔ کہ اٹلی کا جنگی محکمہ جرمنوں کے ہاتھوں میں دیا جا رہا ہے۔ کولمبیا ریڈیو نے بتایا ہے۔ کہ جرمن افواج کی بے شمار گاڑیاں برنیر کے درہ پر کھڑی ہیں۔

لنڈن ۲۶ جنوری ۔ رومانیہ کی بغاوت میں نازی جاسوسوں کا ہاتھ بتایا جاتا ہے۔ جن کی غرض یہ تھی۔ کہ آئرن گارڈ کے پُرجوش طبقہ کو دبانے کا موقع مل سکے۔ ان کے لیڈر ہوسیما کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضؓ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھاویں۔ والسلام۔ (خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک } یہ نسخہ معجون مبارک میرے مکرم مہربان جناب مرزا صاحب کا فرمودہ ہے۔ آپ اس معجون کو شوق سے استعمال فرماتے تھے۔ دماغی روشنی کی معاون اور ضعف بصارت و آنکھوں سے پانی بہنے اور دماغی طاقت کو بہت مفید ہے۔ اس کے فوائد و برکات بکثرت ہیں۔ مگر بوجہ طوالت پورے پورے بیان میں سدِ راہ ہیں۔ قیمت فی سیر دو روپے آٹھ آنے خوراک دو تولہ۔

معجون دلشاد } فی الواقعہ ہی دلشاد ہے۔ استعمال کے پندرہ منٹ بعد چستی۔ پھرتی۔ خوشی اسکی پہلی خوبی ہے۔ اعضاء رئیسہ دل۔ دماغ۔ معدہ جگر کی طاقتوں کو بڑھاتا ہے۔ اعصابی کمزوری کو بہت ہی مفید ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپے میں بھی اعصابی کمزوری نزدیک نہیں آتی۔ نیز مستورات کے لئے بھی اختناق الرحم یعنی غشی کا طاری ہو جانا ہاتھ پاؤں چھوٹے پڑ جانا کا بہترین علاج ہے۔ قیمت پندرہ خوراک وزنی ۱۱ تولہ تین روپے۔

سفوف نشاط } یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کر لیں۔ دو ہفتہ بعد دیکھیں۔ کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا ہے۔ صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقصد میں جو کمی آچکی ہو۔ وہ سب حاصل ہو جائے گی۔ سرعت انزال اور احتلام اور جریان کا مریض تو ضرور ہی اس کا استعمال کرے۔ اور جائز طور پر جس امساک کی ضرورت ہے۔ وہ یقیناً اس سے حاصل ہو جائے گی قیمت

حبوب زد جام } قیمت ایک درجن ۸؍۔ یہ حضرت مرزا صاحب کا مشہور نسخہ ہے۔ جو طاقت کے لئے از حد مفید ہے۔ پہلی ہی خوراک اپنے فوائد اور برکات ظاہر کر دے گی۔

دوائی جریان الرحم یعنی لیکوریا } یہ نسخہ ایک بلند پایہ پارسا درویشانہ زندگی بسر کرنیوالے حکیم صاحب کا فرمودہ ہے۔ نہایت ہی عجیب الاثر اور آرام دیر پا ہے۔ یہ دوائی مہینوں کی محنت سے تیار ہوتی ہے اگر اس میں بے مثال فوائد نہ ہوتے۔ تو میں اسکے تیار کرنے میں ہرگز اتنا وقت خرچ نہ کرتا۔ مقامی اور نواح کی سینکڑوں مریضہ جن کے جسم اور طاقت سفید اور زرد رطوبت کے بہنے سے گھن کی طرح روز بروز کھوکھلا ہو رہے تھے۔ اس کے استعمال سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ع۴ / دو روپیہ۔

اکسیر بواسیر } یہ نسخہ بواسیر کا ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اسکی شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضؓ نے اس نسخہ کو بہت ہی پسند فرمایا تھا۔ فی الواقع ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ ہزاروں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک عہ/

معجون روشن دماغ } اسکے اجزاء قوائے ذہنی کو بہت ہی مدد دیتے ہیں۔ قیمت میں حتی المقدور بطور امداد رعایت کر دی گئی ہے۔ تاکہ غریب طلباء بھی فائدہ اٹھاویں۔ اگر صاحب توفیق طلباء بنظرِ ثواب خرید کر غریب طلباء کو خرید دیں۔ تو کارِ ثواب ہے۔ کند ذہن طلباء بطور امتحان ایک ڈبیہ ضرور ہی خریدیں۔ پھر دیکھیں۔ کہ اس عجیب الاثر معجون سے محض دو ہفتہ استعمال سے ذہنی روشنی میں کس قدر اضافہ ہوتا ہے قیمت ۱۲

نوٹ :- اسکے علاوہ دوائی درد گردہ قبض کشا گولیاں جو کہ پیٹ درد۔ سر درد کے لئے بہت ہی مفید ہیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس کے علاوہ خشک ادویات و عرق شربت معجون جالینوس الطریفل زمانی اور ماہواری بیماری کے نقائص کو دور کرنے کے لئے جوشاندے وغیرہ تیار رہتے ہیں۔

المشتہر :- ملاوامل حکیم، بڑا بازار قادیان (پنجاب)